DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 1002

DATED 12-11-2026.

SUBJECT:- PRESS CLIPPINGS.

kindly find enclosed here with a set of press clipping of LocallNational Newspapers for information and necessary action.

for (Director General)

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081-9202548-9201015-9201956, FAX NO:081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@ .com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

مورخہ 12.11.2026

نمبر شمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	نوجوانوں کو جدید تعلیم اور فنی مہارتوں سے آراستہ کرنا ترقی کی ضمانت ہے، جعفر مندوخیل	جنگ ودیگر اخبارات
02	بلوچستان میں سعودی سرمایہ کاری کا خیر مقدم کرتے ہیں، میر سرفراز بگٹی	جنگ ودیگر اخبارات
03	سرکاری جامعات کے فنڈز 10 ارب روپے کر دیئے، راحیلہ درانی	جنگ ودیگر اخبارات
04	نیشنل پارٹی ماضی میں بھی مختلف منصوبوں کی مخالف رہی، ظہور بلیدی	جنگ ودیگر اخبارات
05	جمہوری نظام میں ٹریڈ یونینز کا اہم کردار ہے، امیر حمزہ زہری	مشرق ودیگر اخبارات
06	عوام کو طبی سہولیات کی فراہمی حکومت کی ذمہ داری ہے، بخت محمد کاکڑ	مشرق ودیگر اخبارات
07	منشیات ناسور نوجوان نسل کا تحفظ مشترکہ ذمہ داری ہے، محمد خان لہڑی	مشرق ودیگر اخبارات
08	بلدیاتی نمائندوں کے معاوضوں کا معاملہ حکومت کو چھ ماہ کی مہلت	جنگ ودیگر اخبارات
09	پولیس شہداء کی قربانیاں فراموش نہیں کی جاسکتی، آئی جی بلوچستان	جنگ ودیگر اخبارات
10	شہر کا امن و مذہبی ہم آہنگی اقدامات جاری رہیں گے، ڈی سی کوئٹہ	جنگ ودیگر اخبارات
11	تربت سوشل ویلفیئر کے زیر اہتمام تربیت کا اختتام، پروقار تقریب	جنگ ودیگر اخبارات
12	سعودی عرت کا بلوچستان میں سرمایہ کاری میں دلچسپی کا اظہار	جنگ ودیگر اخبارات
13	مہنگائی اور بھاری ٹیکسز نے عوام کی زندگی اجیرن کر دی، مولانا ہدایت الرحمٰن	جنگ ودیگر اخبارات
14	سنگین مسائل نے عوام کی زندگی اجیرن بنادی ہے، آل پارٹیز	جنگ ودیگر اخبارات
15	19 نومبر کو صوبے بھر میں شٹر ڈاؤن ہڑتال اور احتجاج کیا جائے گا، اے این پی	جنگ ودیگر اخبارات
16	وفاقی ملازمتین بلوچستان کے حصے پر فوری عملدرآمد یقینی بنائیں، نیشنل پارٹی	جنگ ودیگر اخبارات
17	عوامی نمائندوں کو محض مہروں کی طرح استعمال کیا جارہا ہے، جمعیت نظریاتی	جنگ ودیگر اخبارات
18	حق کی آواز بلند کرنے والوں کیخلاف کارروائی درست عمل نہیں، پشتونخوا میپ	جنگ ودیگر اخبارات

امن وامان:

موسی خیل تعمیراتی کمپنی کی مشینری نذر آتش تین مزدور اغواء کچھی میں دہشتگرد ہلاک، کوئٹہ قتل کے دو مقدمات میں ملوث دو ملزمان گرفتار، کچھی ڈیرہ بگٹی فائرنگ واقعات خاتون سمیت دو افراد قتل، نوشکی مسلح افراد قبرستان سے میت سمیت تین افراد کو ساتھ لے گئے،

عوامی مسائل:

اسپنی روڈ نیوٹرا ما سینٹر کے ملازمین کئی ماہ سے تنخواہوں سے محروم گھروں میں فاقے، کلی سروے کی کے ٹی او بجلی لائن منقطع، عوام شدید مشکلات کا شکار، کوئٹہ کے اکثر علاقوں میں اسٹریٹ لائٹس غیر فعال سرشام تاریکی،

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

مورخہ 12.11.2026

اداریہ:

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے "**موسم سرماکی آمد ،کوئٹہ سمیت بلوچستان کے سرد اضلاع میں گیس غائب ، اراکین اسمبلی سوئی سدرن گیس پر برھم ، گیس کی فراھم کا مسئلہ جوں کا توں**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ بلوچستان اسمبلی اجلاس کے دوران حکومتی اور اپوزیشن ارکان اسمبلی کی جانب سے کوئٹہ میں گیس اور بجلی لوڈشیڈنگ پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا حکومت اور اپوزیشن ارکان یک زبان ہو کر خاص کر گیس لوڈشیڈنگ کے معاملے پر شدید براہی کا اظہار کیا، اراکین اسمبلی نے کہا سردی شروع ہوگئی ہے شہر کو گیس فراہم نہیں کی جارہی سوئی سدرن گیس ایم ڈی کو طلب کرنے کا مطالبہ کیا گیا اسمبلی کا کہنا تھا کہ کوئٹہ میں بجلی، پانی، گیس سمیت دیگر بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی ریاست کی ذمہ داری ہے پورے دن میں گیس اور بجلی دونوں غائب رہتی ہیں خواتین کو مشکلات کا سامنا ہے کئی بار اس کی نشاندہی کی گئی ہے اراکین اسمبلی کا کہنا تھا کہ ہر سال گیس کا مسئلہ ہوتا ہے جسے حل نہیں کیا جاتا گیس لوڈشیڈنگ کے علاوہ اوور بلنگ بھی یہاں ہو رہی ہے اسپیکر نے رولنگ دیتے ہوئے جی ایم سوئی سدرن گیس کمپنی کو طلب کرنے اور آئندہ ہفتے صورتحال پر آگاہ کرنے کا کہا سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان کے صدر ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے اسمبلی میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کے گیس کو ایسے لوٹا گیا کہ پیداوار 80 فیصد سے 15 فیصد پر آگئی ملک میں گیس کی قلت ہے سرحدوں سے ایل پی جی گیس کو سمگلنگ کے نام پر روک دیا گیا ہے ڈاکٹر مالک بلوچ کا کہنا تھا کہ جب تک سرحد کھولیں نہیں جاتیں گیس کا مسئلہ حل نہیں ہوگا صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ کا کہنا تھا کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے گیس کے حوالے سے ایک اجلاس طلب کیا ہے آئندہ ہفتے اجلاس میں سوئی گیس حکام شریک ہوں گے ان کا کہنا تھا کہ اجلاس میں گیس کی فراہمی کے حوالے سے میکنیزم طے کیا جائے گا۔

اداریے :

روزنامہ مشرق کوئٹہ نے "**پاکستان ریلوے کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور اس کی تنظیم نو کی ضرورت!!**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین:

روزنامہ مشرق کوئٹہ نے "**بلوچستان میں 20 کروڑ کی بینک ڈکیتی**" کے عنوان سے محمد کاظم کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ انتخاب کوئٹہ نے "**ھوا مفت ھے ،مگر بلوچستان 15 ھزار میگا واٹ سے محروم کیوں ؟**" کے عنوان سے اعظم الفت کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ باخبر کوئٹہ نے "**بلوچستان کا گرین بیلٹ کھیتوں میں محنت گھروں میں تشدد اور غیرت کے نام پر قتل کے خوف میں زندگی گزارتی ھاری خواتین**" کے عنوان سے عبدالستار کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 12 NOV 2026

Page No. 3

جامعہ بلوچستان کے 22ویں کانووکیشن میں 24 پی ایچ ڈی، 29 ایم فل اور بی ایس کے 58 پوزیشن ہولڈرز کو گولڈ میڈلز اور اسناد تقسیم

نوجوانوں کو جدید تعلیم اور فنی مہارتوں سے آراستہ کرنا ترقی کی ضمانت ہے

جعفر مندوخیل

موثر اقدامات سے تمام سرکاری جامعات تعلیمی و مالی استحکام کی جانب گامزن، جامعہ بلوچستان کی رینکنگ 82 فیصد تک پہنچ گئی، خطاب

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا ہے کہ ہم اگر اپنے نوجوانوں کو معیاری تعلیم، جدید فنی مہارتوں اور ٹیکنالوجی سے آراستہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو مستقبل کی ترقی میں ہمارا حصہ یقینی ہوگا بلوچستان کے عوام ہی ایک اور ابھرتی ہوئی علاقائی معیشت کے سب سے پہلے اور بڑے مستفید ہونے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ تاہم اس مقصد کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کو محض ڈگریاں دینے کے بجائے بدلتی ہوئی دنیا کے تقاضوں کے مطابق علم، ہنر اور عملی صلاحیتوں سے آراستہ کریں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامعہ بلوچستان کے 22ویں کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب کے دوران 24 پی ایچ ڈی اسکالرز، 29 ایم فل گریجویٹس اور بی ایس پروگرام کے 58 پوزیشن ہولڈر طلباء و طالبات کو گولڈ میڈلز اور اسناد سے نوازا گیا۔ گورنر نے تمام کامیاب اسکالرز اور گریجویٹس کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ اعزازات آپ کی مسلسل محنت، علمی لگن اور اساتذہ کی رہنمائی کا اعتراف ہیں۔ ہماری طویل جدوجہد، مسلسل نگرانی اور موثر اقدامات کے نتیجے میں صوبے کی تمام سرکاری یونیورسٹیز کی مجموعی کارکردگی میں ڈبل اضافہ ہوا ہے۔ جو یونیورسٹیاں ماضی میں مالی و تعلیمی بحرانوں سے دوچار تھیں آج تعلیمی استحکام کی جانب گامزن اور مالی طور پر سرپلس کی پوزیشن میں پہنچ چکی ہیں جو ایک قابل فخر کامیابی ہے۔ یونیورسٹی آف بلوچستان کو صوبے کی پہلی مادر علمی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مختصر عرصے میں اس کی رینکنگ اینڈ اسکورنگ 44 فیصد سے بڑھ کر 82 فیصد تک پہنچ چکی ہے جو ادارے کی انتظامی، تعلیمی اور تحقیقی کارکردگی میں نمایاں بہتری کا مظہر ہے۔ کانووکیشن میں صوبائی وزیر تعلیم محترمہ راحیلہ حمید خان درانی، رکن قومی اسمبلی نوابزادہ جمال رئیسانی، پارلیمانی سیکرٹری میر لیاقت لہڑی، رکن صوبائی اسمبلی زرک خان مندوخیل، ہادیہ نواز، کلثوم نیاز بلوچ، وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد بازئی، پرو وائس چانسلر ڈاکٹر رزاق شاہوانی، صوبائی محتسب جسٹس (ر) سعادت اللہ خان بازئی، تمام سرکاری یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز، پرنسپلز، کالجز کے پرنسپلز، ماہرین تعلیم و ریسرچ اور دیگر معزز شخصیات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ گورنر جعفر خان مندوخیل نے فارغ التحصیل طلباء و طالبات پر زور دیا کہ وہ یاد رکھیں کہ وہ صرف جامعہ بلوچستان کے سفیر نہیں بلکہ پاکستان کے سفیر بھی ہیں۔ اپنی زندگی کے مقاصد کے حصول کے لیے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور اپنے علم و صلاحیتوں کو محض ذاتی کامیابی تک محدود رکھنے کے بجائے انہیں معاشرے اور ملک کی ترقی کے لیے بروئے کار لائیں۔

MASHRIQ QUETTA

مالی بحران کا شکار جامعات تعلیمی استحکام کی جانب گامزن ہیں، گورنر

ہماری طویل جدوجہد، مسلسل نگرانی اور موثر اقدامات کے نتیجے میں صوبے کی تمام سرکاری یونیورسٹیز کی مجموعی کارکردگی میں دگنا اضافہ ہوا

قومی تعمیر و ترقی میں جامعہ بلوچستان کا سب سے بڑا سرمایہ اسکے فارغ التحصیل گریجویٹس ہیں، جعفر خان مندوخیل کا کانووکیشن سے خطاب

کوئٹہ (آن لائن) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا ہے کہ ہماری طویل جدوجہد، مسلسل نگرانی اور موثر اقدامات کے نتیجے میں صوبے کی تمام سرکاری یونیورسٹیز کی مجموعی کارکردگی میں ڈبل اضافہ ہوا ہے۔ جو یونیورسٹیاں ماضی میں مالی و تعلیمی ....

بقیہ 11 صفحہ نمبر 7 پر

بحرانوں سے دوچار تھیں آج الحمدللہ تعلیمی استحکام کی جانب گامزن اور مالی طور پر سرپلس کی پوزیشن میں پہنچ چکی ہیں جو ایک قابل فخر کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی آف بلوچستان کو صوبے کی پہلی مادر علمی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مختصر عرصے میں اس کی رینکنگ اینڈ اسکورنگ 44 فیصد سے بڑھ کر 82 فیصد تک پہنچ چکی ہے جو ادارے کی انتظامی، تعلیمی اور تحقیقی کارکردگی میں نمایاں بہتری کا مظہر ہے۔ قومی تعمیر و ترقی میں جامعہ بلوچستان کا سب سے بڑا سرمایہ اسکے فارغ التحصیل گریجویٹس ہیں جن میں متحرک قائدین، ممتاز اسکالرز، ریسرچرز اور مختلف شعبوں میں پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے حامل افراد شامل ہیں، یہی پاکستان اور بلوچستان کی ترقی و خوشحالی میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامعہ بلوچستان کے 22ویں کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب کے دوران 24 پی ایچ ڈی اسکالرز، 29 ایم فل گریجویٹس اور بی ایس پروگرام کے 58 پوزیشن ہولڈرز طلباء و طالبات کو گولڈ میڈلز اور اسناد سے نوازا گیا۔ کانووکیشن میں صوبائی وزیر تعلیم محترمہ راحیلہ حمید خان درانی، رکن قومی اسمبلی نوابزادہ جمال رئیسانی، پارلیمانی سیکرٹری میر لیاقت لہڑی، رکن صوبائی اسمبلی زرک خان مندوخیل، ہادیہ نواز، کلثوم نیاز بلوچ، وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد بازئی، پرو وائس چانسلر ڈاکٹر رزاق شاہوانی، صوبائی محتسب جسٹس (ر) سعادت اللہ خان بازئی، تمام سرکاری یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز، پرنسپلز، کالجز کے پرنسپلز، ماہرین تعلیم و ریسرچ اور دیگر معزز شخصیات کی بڑی تعداد موجود تھی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 1

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

چیف ایڈیٹر: سید ممتاز احمد

جلد 55 | جمعرات یکم جمادی الثانی 1448ھ 12 نومبر 2026ء سنہ 08 | شمارہ 122

رجسٹرڈ BC-m-1 | PTCL 081-2827345 081-2827344 | Email, mashriqqta2008@gmail.com | قیمت 40 روپے

بلوچستان میں سعودی سرمایہ کاری کا خیر مقدم کرتے ہیں، میر سرفراز بگٹی

برادرانہ تعلقات کو مضبوط اقتصادی اور تجارتی شراکت داری میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں، وزیر اعلیٰ بلوچستان

صوبہ قدرتی وسائل، زراعت، لائیو سٹاک اور دیگر شعبوں میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع رکھتا ہے، گفتگو

بلوچستان حکومت کے وفد اور سعودی سرمایہ کاروں کے درمیان روزگار کے مواقع کے حوالے سے بات چیت

کوئٹہ (خ ن) سعودی عرب نے بلوچستان میں سرمایہ کاری کے مختلف منصوبوں میں گہری دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے صوبے کے ہنرمند نوجوانوں کو سعودی عرب میں روزگار کے مواقع فراہم کرنے کیلئے اقدامات تیز کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ سعودی..... بقیہ 3 صفحہ نمبر 7 پر

پاکستان جوائنٹ بزنس کونسل کے چیئرمین شہزادہ منصور بن محمد آل سعود نے بلوچستان بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کے وائس چیئرمین بلال خان کاکڑ کی قیادت میں وفد سے ملاقات کی۔ اس رکنی سعودی کاروباری وفد کو بلوچستان میں سرمایہ کاری کے مواقع، دستیاب وسائل اور تیار منصوبوں پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ شہزادہ منصور بن محمد آل سعود نے بلوچستان کے تیار سرمایہ کاری منصوبوں میں عملی طور پر حصہ لینے اور مختلف منصوبوں میں تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے سعودی کاروباری وفد کی بلوچستان آمد پر نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کے سرمایہ کاروں کے ساتھ تعاون کو عملی منصوبوں میں تبدیل کرنے کیلئے تمام متعلقہ ادارے اپنا کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی سرمایہ کاری سے بلوچستان میں روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے اور معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینے میں مدد ملے گی، صوبے میں بیرونی سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے سازگار ماحول اور سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی جارہی ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان کا کہنا تھا کہ سعودی عرب کے ساتھ برادرانہ تعلقات کو مضبوط اقتصادی اور تجارتی شراکت داری میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں، بلوچستان قدرتی وسائل، معدنیات، زراعت اور لائیو سٹاک سمیت دیگر شعبوں میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع رکھتا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سعودی سرمایہ کاروں کی بلوچستان میں دلچسپی صوبے کی معیشت، روزگار اور ترقی کے نئے امکانات کو وسعت دے گی۔ دوسری جانب سعودی عرب نے بلوچستان میں سرمایہ کاری اور ہنرمند افرادی قوت کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ سعودی پاکستان جوائنٹ بزنس کونسل کے چیئرمین شہزادہ منصور بن محمد آل سعود نے 10 رکنی اعلیٰ سطح کے سعودی کاروباری وفد کے ہمراہ کراچی میں حکومت بلوچستان کے اعلیٰ سطحی وفد سے ملاقات کی، جس کی قیادت بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ (BBoIT) کے وائس چیئرمین بلال خان کاکڑ نے کی۔ اجلاس میں ایم ڈی پی بی ایل عبدالحکیم زرکون اور ایم ڈی لیڈا لیاقت کاشانی بھی موجود تھے۔ اجلاس کے دوران بلوچستان میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع اور مختلف ترقیاتی منصوبوں پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ زیر بحث منصوبوں میں کم پی پی ایچ گیس سے یوریا کھاد تیار کرنے کا کمپلیکس، فیرو کرومیم پلانٹ، لائیڈا کے صنعتی ترقیاتی امکانات، بلیو اکانومی، زیتون کی کاشت، لائیو اسٹاک فارمنگ، معدنیات اور توانائی کے شعبوں میں سرمایہ کاری کے منصوبے شامل تھے۔ شہزادہ منصور بن محمد آل سعود نے بلوچستان میں سرمایہ کاری کے منصوبوں میں عملی شرکت اور تیار منصوبوں میں سرمایہ کاری کے عزم کا اظہار کیا۔ انہوں نے سعودی عرب میں بلوچستان کے ہنرمند افراد کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور اس سلسلے میں پیش رفت تیز کرنے کی بھی یقین دہانی کرائی۔ انہوں نے اس اقدام کو حکومت بلوچستان کے لیے ایک خصوصی تحفہ قرار دیا۔ اس موقع پر بلال خان کاکڑ نے کہا کہ صوبے میں معدنیات، توانائی، زراعت، لائیو اسٹاک، ساحلی معیشت اور صنعتی شعبوں میں سرمایہ کاری کے ارتے نہ صرف معاشی سرگرمیوں کو فروغ دیا جا سکتا ہے بلکہ مقامی سطح پر روزگار کے وسیع مواقع بھی پیدا کیے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا وژن صوبے کو علاقی اور بین الاقوامی سرمایہ کاری و تجارت کا اہم مرکز بنانا ہے، جبکہ حکومت بلوچستان سرمایہ کاروں کو ہر ممکن سہولت فراہم کرنے اور کاروبار دوست ماحول کے قیام کے لیے پر عزم ہے۔ انہوں نے سعودی کاروباری وفد کو بلوچستان میں سرمایہ کاری کے لیے دستیاب مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ سرمایہ کاروں کو منصوبوں کی نشاندہی، متعلقہ اداروں سے انہوں اور سرمایہ کاری کے عمل میں سہولت فراہم کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کرے گا۔

روزنامہ
THE DAILY
BAAKHABAR
QUETTA
باخبر
کوئٹہ
بانی
اکرام اللہ خان

جلد 30 | جمعرات 12 نومبر 2026ء بمطابق یکم جمادی الثانی 1448ھ قیمت 20 روپے | شمارہ 310

سعودی سرمایہ کاری سے بلوچستان میں روزگار کے نئے مواقع پیدا ہونگے وزیراعلیٰ

صوبائی حکومت سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے سازگار ماحول بنا رہی ہے، صوبہ مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع رکھتا ہے

سعودی عرب کے سرمایہ کاروں کے ساتھ تعاون کو عملی منصوبوں میں تبدیل کرنے کیلئے تمام متعلقہ ادارے اپنا کردار ادا کریں گے

کوئٹہ (نیوز ایجنسیاں) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے سعودی کاروباری وفد کی بلوچستان آمد پر نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کے سرمایہ کاروں کے ساتھ تعاون کو عملی منصوبوں میں تبدیل کرنے کیلئے تمام متعلقہ ادارے اپنا کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی سرمایہ کاری سے بلوچستان میں روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے اور معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینے میں مدد ملے گی، صوبے میں بیرونی سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے سازگار ماحول اور سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی جارہی ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ سعودی عرب کے ساتھ برادرانہ تعلقات کو مضبوط اقتصادی اور تجارتی شراکت داری میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں، بلوچستان قدرتی وسائل، معدنیات، زراعت اور لائیو سٹاک سمیت دیگر شعبوں میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع رکھتا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سعودی سرمایہ کاروں کی بلوچستان میں دلچسپی صوبے کی معیشت، روزگار اور ترقی کے نئے امکانات کو وسعت دے گی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 12 NOV 2026

Page No. 4

سرکاری جامعات کے فنڈز 10 ارب روپے کردیئے، راحیلہ درانی

بجرانوں سے نکالنے، تعلیمی و تحقیقی ترقی میں وزیر اعلیٰ اور کابینہ کا کلیدی کردار ہے، خوشحال

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ حمید خان درانی نے یونیورسٹی بلوچستان کے کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ صوبے کی تمام پبلک سیکٹر یونیورسٹیز کو مختلف نوعیت کے بحرانوں سے نکالنے، انہیں تعلیمی و تحقیقی ترقی کی راہ پر گامزن کرنے اور ان کیلئے مختص فنڈز میں 2 ارب روپے سے بڑھا کر 10 ارب روپے تک اضافہ کرنے میں وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور انکی پوری کابینہ کا کلیدی کردار رہا ہے۔

نیشنل پارٹی ماضی میں بھی مختلف منصوبوں کی مخالف رہی، ظہور بلیدی

جان محمد بلیدی اپنے سیاسی اور حکومتی ادوار کی کارکردگی سامنے لائیں، صوبائی وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

کوئٹہ (این این آئی) صوبائی وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ظہور احمد بلیدی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں قوم پرست جماعتوں کی سیاست کا ایک دیرینہ رجحان رہا ہے کہ وہ عوامی مفاد کے ترقیاتی منصوبوں کو سیاسی مخالفت کی نذر کرتی رہی ہیں۔ نیشنل پارٹی بھی ماضی میں مختلف ترقیاتی منصوبوں کی مخالف کرتی رہی ہے، جبکہ ان کے حلقہ انتخاب میں کیلٹو ڈیم اور بلیدہ ٹاؤن پروجیکٹ سمیت دیگر جاری ترقیاتی اسکیموں کو متنازع بنانے کی کوششیں بھی ناسیاسی طرز عمل کا تسلسل معلوم ہوتی ہیں۔ صوبائی وزیر نے کہا کہ سینیٹر جان محمد بلیدی کو چاہیے کہ وہ بے بنیاد الزام تراشی اور سیاسی تنقید کے بجائے اپنے طویل سیاسی اور حکومتی ادوار کی کارکردگی عوام کے سامنے پیش کریں۔

جمہوری نظام میں ٹریڈ یونینز کا اہم کردار ہے، امیر حمزہ زہری

صوبائی مشیر کی سول سیکرٹریٹ اسٹاف کے الیکشن میں حصہ لینے والے پینلز سے گفتگو

کوئٹہ (این این آئی) صوبائی مشیر بلدیات و دیہی ترقی نوابزادہ امیر حمزہ خان زہری سے سول سیکرٹریٹ اسٹاف ایسوسی ایشن کے انتخابات میں حصہ لینے والے مختلف پینلز کے امیدواروں نے الگ الگ ملاقاتیں کیں ملاقات کرنے والوں میں شاہین پینل کے امیدوار کامریڈ یونس زہری، انصاف پینل کے امیدوار محمد ایوب زہری اور چاند پینل کے امیدوار دلاور رئیسانی کی قیادت میں امیدواروں کے حامی شامل تھے صوبائی مشیر نے کہا کہ بلوچستان حکومت سرکاری ملازمین کو ان کے حقوق اور وسائل کی فراہمی کے لیے بھرپور کردار ادا کر رہی ہے۔ جمہوری نظام میں ٹریڈ یونینز کا اہم کردار ہے اور صوبائی حکومت انہیں دائرہ کار میں رہتے ہوئے مکمل تعاون فراہم کر رہی ہے۔

MASHRIQ QUETTA

عوام کو طبی سہولیات کی فراہمی حکومت کی ذمہ داری ہے، بخت محمد کاکڑ

پیچیدہ بیماریوں کے علاج کے لیے سہولیات میں اضافے پر کام جاری ہے، وزیر صحت کے شعبے میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی، بیان

کوئٹہ (اے این این) صوبائی وزیر صحت بلوچستان بخت محمد کاکڑ نے کہا ہے کہ صحت عامہ کی سہولیات کی بہتری اور صوبے کے عوام کو معیاری علاج معالجے کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں شعبہ صحت میں اصلاحات اور جدید طبی سہولیات کی فراہمی کے لیے مربوط حکمت عملی کے تحت اقدامات کیے جا رہے ہیں یہ بات انہوں نے بیان جاری کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے دور دراز..... بقیہ 43 صفحہ نمبر 7 پر

منشیات ناسور، نوجوان نسل کا تحفظ مشترکہ ذمہ داری ہے، محمد خان لہڑی

شہری منشیات کے خاتمے کے لیے متعلقہ اداروں کے ساتھ تعاون کریں، صوبائی وزیر منشیات فروش معاشرتی امن اور خاندانی نظام کو نقصان پہنچا رہے ہیں، بات چیت

کوئٹہ (اے این این) پارلیمانی سیکرٹری ایکسائز حاجی محمد خان لہڑی نے کہا ہے کہ منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان معاشرے بالخصوص نوجوان نسل کے مستقبل کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے، اس لعنت کے خاتمے کے لیے حکومت، متعلقہ اداروں، والدین اور معاشرے کے تمام طبقات کو مشترکہ کردار ادا کرنا ہوگا' یہ بات انہوں نے مختلف وفود سے بات چیت کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ نوجوان کسی بھی ملک اور قوم کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں، انہیں منشیات جیسے ناسور سے محفوظ رکھنا ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ منشیات فروش نہ صرف نوجوانوں کی زندگیوں کو تباہ ..... بقیہ 58 صفحہ نمبر 7 پر

محلہ سمیلی رورل ہیلتھ سینٹر کی نئی ایمبولینس سروس کا افتتاح کر دیا گیا

کوئٹہ (آن لائن) صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ کارکن صوبائی اسمبلی ملک نسیم خان باڑی کے ہمراہ محلہ سمیلی میں رورل ہیلتھ سینٹر کی اپ گریڈیشن اور نئی ایمبولینس سروس کا باقاعدہ افتتاح دونوں رہنماؤں نے رورل ہیلتھ سینٹر کے مختلف شعبوں کا تفصیلی دورہ کیا اور وہاں فراہم کی جانے والی طبی سہولیات کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے کہا کہ رورل ہیلتھ سینٹر کی اپ گریڈیشن سے اہل علاقہ کو بنیادی سطح پر بہتر اور معیاری طبی سہولیات میسر آئیں گی۔

علاقوں میں بسنے والے عوام کو علاج معالجے کی سہولیات ان کی دہلیز پر فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس مقصد کے لیے سرکاری اسپتالوں کی استعداد کار بڑھانے، جدید مشینری کی فراہمی، طبی عملے کی حاضری یقینی بنانے اور ادویات کی دستیابی پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ بخت محمد کاکڑ نے کہا کہ حکومت بلوچستان سرکاری اسپتالوں میں علاج کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لا رہی ہے۔ دل کے امراض، گردوں کے علاج، ذائیلاسز اور دیگر پیچیدہ بیماریوں کے علاج کے لیے سہولیات میں اضافے پر کام جاری ہے تاکہ غریب اور مستحق مریضوں کو مہنگے نجی اسپتالوں کا رخ نہ کرنا پڑے۔ صوبائی وزیر صحت نے کہا کہ صحت کے شعبے میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 12 NOV 2026

Page No. 5

بلدیاتی نمائندوں کے معاوضوں کا معاملہ، حکومت کو ماہ کی مہلت

عوامی ذمہ داریاں موثر بنانے کیلئے بلدیاتی نمائندوں کو مناسب قانونی و مالیاتی سہولیات فراہم کرنا صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے، عدالت عالیہ

کوئٹہ (خ ن) بلوچستان ہائیکورٹ نے صوبے کے منتخب بلدیاتی نمائندوں، چیئرمینوں اور وائس چیئرمینوں کے معاوضوں اور تنخواہوں کے تعین سے متعلق آئینی درخواست نمٹاتے ہوئے حکومت بلوچستان کو ہدایت کی ہے کہ اس معاملے پر قانون و مالیات کے محکموں کے تحفظات دور کر کے مجوزہ ترمیمی بنیادوں پر مکمل کرتے ہوئے معاملہ چھ ماہ کے اندر مجاز اتھارٹی کی باکابینہ کے سامنے منظوری کے لیے پیش کیا جائے۔ جسٹس اقبال احمد کاسی اور جسٹس میاں محمد رؤف عطا پر مشتمل عدالت عالیہ بلوچستان کے دو رکنی بینچ نے دائر آئینی درخواست کی سماعت کی جبکہ فیصلے کو جسٹس میاں محمد رؤف عطاء نے تحریر کیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ آئین کے آرٹیکل 140-A کے تحت مقامی حکومتوں کا نظام جمہوری طرز حکمرانی کا اہم ستون ہے، لہٰذا منتخب بلدیاتی نمائندوں کو اپنی قانونی ذمہ داریاں مؤثر انداز میں ادا کرنے کے لیے ضروری ادارہ جاتی معاونت اور مناسب قانونی و مالیاتی سہولیات فراہم کرنا صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہ آئینی درخواست سوسائٹل کمیٹی مستونگ کے چیئرمین کی جانب سے دائر کی گئی تھی جس میں مؤقف اختیار کیا گیا تھا کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2010ء کے سیکشن 35 کے تحت چیئرمینوں اور وائس چیئرمینوں کو معاوضہ ملنا چاہیے، تاہم طویل عرصے سے عوامی و بلدیاتی ذمہ داریاں انجام دینے کے باوجود انہیں کسی قسم کا معاوضہ یا تنخواہ ادا نہیں کی جا رہی۔ درخواست میں مزید بتایا گیا کہ 27 فروری 2025ء کو کوئٹہ کے پریکاسس کلب میں منعقد ہونے والی گورنمنٹ کانٹریکٹس ایسوسی ایشن بلوچستان" متعلقہ فورم و کنونشن کو بااختیار بنانا، آوازوں کو متحرک کرنا اور سیکرٹریٹ کی تشکیل" کے دوران وزیر اعلیٰ بلوچستان نے چیئرمینوں، وائس چیئرمینوں اور کونسلرز کے لیے معاوضوں اور پی ایڈیل اخراجات کی فراہمی سمیت بلدیاتی اداروں کو بااختیار بنانے کے لیے اہم اعلانات کیے تھے۔ بعدازاں 28 فروری 2025ء کو وزیر اعلیٰ کے پرنسپل سیکرٹری نے چیف سیکرٹری کے متعلقہ حکام کو ان اعلانات پر عمل درآمد کے لیے سمری تیار کر کے پیش کرنے کی ہدایت بھی جاری کی تھی۔ درخواست گزار کے مطابق متعلقہ حکام کو باضابطہ نمائندگی کے باوجود وزیر اعلیٰ کے اعلان پر مؤثر عملدرآمد نہیں ہوا، جس پر انہوں نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ محکمہ لوکل گورنمنٹ نے اپنے جواب میں مؤقف اختیار کیا کہ درخواست قبل از وقت ہے، کیونکہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2010ء کے سیکشن 35 میں معاوضے کی ادائیگی کو قواعد کے ذریعے مقرر کیے جانے سے مشروط کیا گیا ہے۔ محکمے نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ کی ہدایات کی روشنی میں 21 مارچ 2025ء کو سمری پر کارروائی شروع کر دی گئی تھی۔ محکمہ قانون و پارلیمانی امور نے بھی مؤقف اختیار کیا کہ معاوضوں کی ادائیگی کے لیے باقاعدہ قواعد کی تشکیل اور قانونی طریقہ کار کی تکمیل ضروری ہے، جبکہ محکمہ خزانہ نے بتایا کہ سمری کا جائزہ لینے کے بعد 13 اپریل 2025ء کو مالیاتی مشاہدات کے ساتھ اسے محکمہ لوکل گورنمنٹ کو واپس بھجوا دیا گیا تھا۔ سرکاری وکیل نے عدالت کو بتایا کہ مجوزہ معاوضوں کے نتیجے میں سالانہ تقریباً ایک ارب 80 کروڑ روپے تک کے مالی اخراجات سامنے آسکتے ہیں، اس لیے قواعد کی تشکیل، بجٹ کی دستیابی اور مالیاتی منظوری کے بغیر ادائیگی ممکن نہیں۔ انہوں نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ منتخب بلدیاتی نمائندے سرکاری عہدے دار ہیں، انہیں سرکاری ملازمین یا مستقل بلدیاتی ملازمین کے مساوی قرار دے کر سول سروس گریڈ یا سروس اسٹرکچر نہیں دیا جا سکتا۔ عدالت نے فریقین کے دلائل اور ریکارڈ کا جائزہ لینے کے بعد قرار دیا کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2010ء کے سیکشن 35(1) کے مطابق کسی کونسل کا چیئرمین یا وائس چیئرمین ایسا معاوضہ وصول کر سکتا ہے جو قواعد کے تحت مقرر کیا جائے۔ عدالت کے مطابق جب تک قانون کے تحت باقاعدہ قواعد وضع اور نوٹیفائی نہیں کیے جاتے، کسی مخصوص رقم کی ادائیگی کا خودکار قانونی حق پیدا نہیں ہوتا۔ تاہم وزیر اعلیٰ بلوچستان کی جانب سے 27 فروری 2025ء کو کیا گیا اعلان اور اس کے بعد جاری ہونے والی سرکاری مراسلت اس امر کی متقاضی ہے کہ متعلقہ محکمے اس معاملے کو سنجیدگی، ذمہ داری اور برق رفتاری سے منطقی انجام تک پہنچائیں۔

بارڈر تجارت سے خوشحالی، بندرگاہ کلچر کا خاتمہ چاہتے ہیں

لیفٹیننٹ جنرل عنایت حسین

تربت میں کھلی کچہری سے خطاب، عوامی مسائل کے حل، روزگار کے مواقع اور پائیدار امن کے قیام کے عزم کا اظہار

تربت (نامہ نگار) کور کمانڈر بلوچستان لیفٹیننٹ جنرل عنایت حسین نے کہا ہے کہ بلوچستان سے میرا گہرا لگاؤ ہے صوبے میں پائیدار امن قائم کرنا ہماری ترجیحات میں شامل ہے ہماری خواہش ہے کہ بارڈر تجارت کے لیے کھولے جائیں تاکہ عوام کو روزگار کے مواقع میسر آئیں، ان کی معیشت مستحکم ہو اور وہ خوشحال زندگی گزار سکیں۔ ہم بندوق کا کلچر ختم کر کے بلوچستان کو امن، ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنا چاہتے ہیں، ہوشاب سے آوران اور جاؤ جانے والی شاہراہوں کو آئندہ سال مکمل کیا جائے گا جبکہ تربت تا سندھ شاہراہ کو بھی جلد مکمل کر کے عوام کے لیے کھول دی جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے تربت میں عوامی کھلی کچہری سے خطاب کرتے ہوئے کیا اس موقع پر آئی جی ایف سی ساؤتھ بلوچستان میجر جنرل ظفر اقبال اور آئی جی پولیس بلوچستان سمیت دیگر اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔ کور کمانڈر نے کہا کہ پاک فوج امن، استحکام اور عوامی فلاح و بہبود کے لیے غیر متزلزل عزم کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ ہم امید اور مثبت سوچ کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں اور بلوچستان میں پائیدار امن کے قیام کے لیے ہر ممکن کوشش جاری رکھیں گے بلوچستان میں جاری ترقیاتی منصوبوں کو جلد تکمیل تک پہنچایا جائے گا، جبکہ جن علاقوں میں ضرورتی کے مسائل درپیش ہیں وہاں بھی ترقیاتی سرگرمیاں جاری رکھی جائیں گی تاکہ عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام ہمارے شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور پاک فوج بھی ہر مشکل وقت میں عوام کے ساتھ رہی ہے۔ عوام اور سیکیورٹی فورسز کے درمیان باہمی اعتماد، تعاون اور یکجہتی صوبے میں امن و استحکام کے لیے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

پولیس شہداء کی قربانیاں فراموش نہیں کی جاسکتیں، آئی جی بلوچستان

جرائم کے خاتمے اور امن و استحکام کیلئے تمام وسائل بروئے کار لا رہے ہیں، محمد طاہر

تربت (نامہ نگار) انسپکٹر جنرل پولیس بلوچستان محمد طاہر نے کہا ہے کہ پولیس شہداء نے امن کے قیام اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے بے مثال قربانیاں دی ہیں جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ جرائم کے خاتمے اور امن و استحکام کے قیام کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں اور پولیس فورس جدید تقاضوں کے مطابق اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھا رہی ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے دورہ تربت کے موقع پر شہدا کے لواحقین اور افسران سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر ڈی آئی جی پی پیس مکران ریج شاداب ریج ڈی آئی جی پی ڈی اعتزاز احمد گورایا اور ڈی پی او پنج ذوہیب حسن بھی موجود تھے آئی جی نے کہا کہ جرائم کے خاتمے اور امن و استحکام کے قیام کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں اور پولیس فورس جدید تقاضوں کے مطابق اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھا رہی ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 12 NOV 2026

Page No. 6

شہر کا امن و مذہبی ہم آہنگی اقدامات جاری رہیں گے، ڈی سی کوئٹہ

میر اللہ بادینی کی زیر صدارت اجلاس مختلف مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء و مدارس کے ذمہ داران کی شرکت

کوئٹہ (خ ن) ڈپٹی کمشنر کوئٹہ میر اللہ بادینی کی زیر صدارت علماء اور مدارس کے ذمہ داران کے ساتھ ہم آہنگی اجلاس ہوا، جس میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل محمد انور کاکڑ، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر مولانا حافظ محمد طارق کے علاوہ مختلف مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے علماء اور مدارس کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ اجلاس میں کوئٹہ میں مذہبی ہم آہنگی، بین المسالک رواداری، بھائی چارے، باہمی احترام اور

بقیہ نمبر 81 صفحہ 5 پر

امن و امان کے تناظر کے حوالے سے تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ کوئٹہ کے پرامن ماحول اور تمام مکاتب فکر کے مابین اتحاد و اتفاق پر قرار رکھنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ علماء و مشائخ نے امن، برداشت، بھائی چارے اور ثبت سوچ کے فروغ میں اپنا اہم کردار ادا کرنے، انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ فتنی انتشار، تمام مکاتب فکر کے علماء کے ساتھ مسلسل رابطے اور مشاورت کے ذریعے شہر میں امن و مذہبی ہم آہنگی اور باہمی اتحاد کے فروغ کے لیے اقدامات جاری رکھے گی۔

تربت، سوشل ویلفیئر کے زیر اہتمام تربیت کا اختتام، پروقار تقریب

پہلے بیچ میں خواتین ووکیشنل ٹریننگ سینٹر کی 124 طالبات نے فنی و پیشہ وارانہ کورسز کامیابی سے مکمل کیے

تربت (آئی این پی) محکمہ سوشل ویلفیئر تربت کے زیر انتظام خواتین ووکیشنل ٹریننگ سینٹر کے پہلے بیچ کی تربیت مکمل ہونے پر ایک پروقار اختتامی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں مجموعی طور پر 124 طالبات نے مختلف فنی اور پیشہ ورانہ کورسز کامیابی سے مکمل کیے۔ تربیتی پروگرام کے تحت طالبات کو بنیادی کمپیوٹر، بیوٹیشن، سلائی کڑھائی اور ملتانی کڑھائی جیسے ہنر سکھائے گئے، جن کا بنیادی مقصد خواتین کو فنی مہارتوں سے آراستہ کرکے انہیں خود روزگار کے مواقع فراہم کرنا اور معاشی طور پر خودمختار بنانا ہے۔ تقریب کے موقع پر خواتین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی پوزیشن ہولڈر طالبات میں ڈپٹی ڈائریکٹر سوشل

بقیہ نمبر 34 صفحہ 5 پر

AZADI QUETTA

سعودی عرب کا بلوچستان میں سرمایہ کاری میں دلچسپی کا اظہار

کم بی ٹی یو گیس سے یوریا کھاد تیار کرنے کا کمپلیکس، فیروکروم پلانٹ، لائیڈا کے صنعتی ترقیاتی امکانات میں سرمایہ کاری پر غور

زراعت، لائیو اسٹاک، ساحلی معیشت اور صنعتی شعبوں میں سرمایہ کاری کے ذریعے نہ صرف معاشی سرگرمیوں کو فروغ دیا جاسکتا ہے

کراچی (خ ن) سعودی عرب نے بلوچستان میں سرمایہ کاری اور ہنرمند افرادی قوت کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے، سعودی پاکستان جوائنٹ بزنس کونسل کے چیئرمین شہزادہ منصور بن محمد آل سعود نے 10 رکنی اعلیٰ سطح کے سعودی کاروباری وفد کے ہمراہ کراچی میں حکومت بلوچستان کے اعلیٰ سطحی وفد سے ملاقات کی، جس کی قیادت بلوچستان سرمایہ کاری بورڈ (BBoIT) کے

(بقیہ نمبر 30 صفحہ نمبر 2 پر)

وائس چیئرمین بلال خان کاکڑ نے کی۔ اجلاس میں ایم ڈی بی ٹیتھا عبدالکبیر زرکون اور ایم ڈی لیڈ ایالیت کاشانی بھی موجود تھے۔ اجلاس کے دوران بلوچستان میں سرمایہ کاری کے وسیع مواقع اور مختلف ترقیاتی منصوبوں پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ زیر بحث منصوبوں میں کم بی ٹی یو گیس سے یوریا کھاد تیار کرنے کا کمپلیکس، فیروکروم پلانٹ، لائیڈا کے صنعتی ترقیاتی امکانات، بلیو اکانومی، زعفران کی کاشت، لائیو اسٹاک فارمنگ، معدنیات اور توانائی کے شعبوں میں سرمایہ کاری کے منصوبے شامل تھے۔ شہزادہ منصور بن محمد آل سعود نے بلوچستان میں سرمایہ کاری کے منصوبوں میں عملی شرکت اور تیار منصوبوں میں سرمایہ کاری کے عزم کا اظہار کیا۔ انہوں نے سعودی عرب میں بلوچستان کے ہنرمند افراد کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور اس سلسلے میں پیش رفت تیز کرنے کی بھی یقین دہانی کرائی۔ انہوں نے اس اقدام کو حکومت بلوچستان کے لیے ایک خصوصی تحفہ قرار دیا۔ اس موقع پر بلال خان کاکڑ نے کہا کہ صوبے میں معدنیات، توانائی، زراعت، لائیو اسٹاک، ساحلی معیشت اور صنعتی شعبوں میں سرمایہ کاری کے ذریعے نہ صرف معاشی سرگرمیوں کو فروغ دیا جا سکتا ہے بلکہ مقامی سطح پر روزگار کے وسیع مواقع بھی پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا ژرف صوبے کو ملکی اور بین الاقوامی سرمایہ کاری و تجارت کا اہم مرکز بنانا ہے، جبکہ حکومت بلوچستان سرمایہ کاروں کو ہر ممکن سہولت فراہم کرنے اور کاروبار دوست ماحول کے قیام کے لیے پرعزم ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

MASHRIQ QUETTA

Daily:

Bullet No. 3

Dated: 12 NOV 2026

Page No. 7

مہنگائی، بڑھتی بیکسز نے عوام کی زندگی اجیرن کردی، مولانا عبدالرحمن

پٹرولیم مصنوعات پر اضافی بوجھ نے غریب عوام کی کمر توڑ دی، بدامنی نے عوام کا سکون چھین لیا ہے، رکن اسمبلی

بنیادی حقوق کی پامالی اور مسلسل ناانصافیوں کے خلاف جماعت اسلامی 22 نومبر کو تعلیم الشان جلسہ کریگی، بات چیت

کوئٹہ (آن لائن) امیر جماعت اسلامی بلوچستان و رکن صوبائی اسمبلی مولانا عبدالرحمن بلوچ نے کہا ہے کہ بلوچستان میں بدامنی، بارود زدہ بندش، مہنگائی، پٹرولیم مصنوعات پر بھاری ٹیکسز اور بارود زدہ بندش نے عوام کی زندگی اجیرن بنادی ہے۔ عوام کا معاشی قتل، بنیادی حقوق کی پامالی اور مسلسل ناانصافیوں کے خلاف جماعت اسلامی 22 نومبر بروز اتوار دوپہر 12 بجے باکی کراچٹ کوئٹہ میں تعلیم الشان جلسہ عام منعقد کرے گی، جس سے امیر جماعت اسلامی پاکستان حافظ نعیم الرحمٰن خصوصی خطاب کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں ..... بقیہ 59 صفحہ نمبر 7 پر

سنگین مسائل نے عوام کی زندگی اجیرن بنادی ہے، آل پارٹیز

آل پارٹیز اجلاس، 19 نومبر کے ہڑتال و مظاہروں کے حوالے سے غور وخوض

کوئٹہ (پ ر) آل پارٹیز کی جانب سے 19 نومبر بروز جمعرات صوبہ بھر میں مکمل شٹر ڈاؤن ہڑتال اور صوبے کے تمام شہروں اور اضلاع میں پُرامن مظاہروں کی کامیابی کے سلسلے میں آل پارٹیز میں شامل جماعتوں کا اجلاس پشتونخوا نیپ کے مرکزی سیکرٹریٹ ..... بقیہ 52 صفحہ نمبر 7 پر

19 نومبر کو صوبے بھر میں شٹر ڈاؤن ہڑتال اور احتجاج کیا جائیگا، آل پارٹیز

حالات سنگین ہیں، بے روزگاری، مہنگائی، بجلی اور گیس کی ناروا لوڈشیڈنگ نے عوام کی زندگی اجیرن بنادی ہے، بیان

آل پارٹیز کانفرنس میں شریک سیاسی جماعتوں کے تنظیمیں اپنے اضلاع میں قائم کوآرڈینیشن کمیٹیوں کو فعال کریں

کوئٹہ (آن لائن) عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی سرگرمیوں کو منظم اور مربوط انداز میں کامیاب بنایا جائے۔ بیان میں کہا گیا کہ بلوچستان اس وقت امن و امان معاشی بدحالی اور عوامی مشکلات کے حوالے سے سنگین ..... بقیہ 56 صفحہ نمبر 7 پر

شریک تمام سیاسی جماعتوں کی ضلعی تنظیمیں اپنے اپنے اضلاع میں قائم کوآرڈینیشن کمیٹیوں کو فعال بناتے ہوئے باہمی رابطوں مشاورت اور تنظیمی ہم آہنگی کو مزید مؤثر بنائیں تاکہ صوبہ بھر میں احتجاجی

صورتحال سے دوچار ہے لاقانونیت اپنی انتہا کو چھو رہی ہے قومی شاہراہیں غیر محفوظ ہو چکی ہیں مسلح جتھوں کی سرگرمیوں نے عوام کے جان و مال کے تحفظ سے متعلق خدشات میں اضافہ کر دیا ہے، جبکہ عوام کو روزمرہ سفر اور کاروباری سرگرمیوں کے دوران بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ دوسری جانب بے روزگاری، مہنگائی، بجلی اور گیس کی ناروا لوڈشیڈنگ نے عوام کی زندگی اجیرن بنادی ہے۔ بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی اور معاشی دباؤ کے باعث عام آدمی شدید پریشانی سے دوچار ہے، لیکن ان دیرینہ مسائل کے حل کے لیے تاحال کوئی مؤثر اور نتیجہ خیز حکمت عملی سامنے نہیں آ سکی۔ بیان میں کہا گیا کہ صوبے کے عوام کو درپیش مسائل کسی ایک علاقے یا طبقے تک محدود نہیں بلکہ یہ پورے معاشرے کے مشترکہ مسائل ہیں، جن کے حل کے لیے سیاسی جماعتوں، تاجر برادری، سول سوسائٹی اور عوامی حلقوں کو مشترکہ موقف اختیار کرنا ہوگا۔ عوام کے جان و مال کا تحفظ، قومی شاہراہوں پر محفوظ آمد و رفت، روزگار کی فراہمی، مہنگائی پر قابو پانا اور بجلی و گیس کی بلاتعطل فراہمی حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ ان معاملات پر خاموشی اختیار کرنے کے بجائے عوامی آواز کو مؤثر انداز میں متعلقہ حکام تک پہنچانا وقت کی اہم ضرورت ہے

وفاقی ملازمتیں، بلوچستان کے حصے پر فوری عملدرآمد یقینی بنائیں، نیشنل پارٹی

بلوچستان کیلئے مختص ہونے والی ملازمتیں مستقل نوعیت کی ہیں، سینیٹر جان محمد بلیدی

اسلام آباد/کوئٹہ (آن لائن) نیشنل پارٹی کے رہنما سینیٹر جان محمد بلیدی نے وفاقی ملازمتوں میں بلوچستان کے مقررہ حصے پر عملدرآمد کے لیے وزیراعظم پاکستان میاں شہباز شریف کی جانب سے باقاعدہ تقرریوں کے احکامات جاری کرنے پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہے کہ بلوچستان کے نوجوانوں کو وفاقی ملازمتوں میں ان کا جائز حق فراہم کرنے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات قابل تحسین ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سینیٹ کی ڈیوٹیشن کمیٹی کی ذیلی ..... بقیہ 41 صفحہ نمبر 7 پر

کمیٹی کے کنوینر سینیٹر سید آل عمران اور رکن سینیٹر جان محمد بلیدی اور رکن قومی اسمبلی نے وفاقی ملازمتوں میں بلوچستان کے مقررہ حصے پر عملدرآمد کے لیے وفاقی حکومت کو سفارشات ارسال کی تھیں۔ ان سفارشات پر وفاقی انتظامیہ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے تمام وفاقی محکموں کو ہدایات جاری کیں کہ وہ ملازمتوں میں بلوچستان کے حصے پر فوری عملدرآمد یقینی بنائیں، جس کے نتیجے میں مختلف وفاقی محکموں کی جانب سے بھرتیوں کے اشتہارات بھی جاری کیے گئے ہیں۔ سینیٹر جان محمد بلیدی نے کہا کہ ڈیوٹیشن کمیٹی کے حالیہ اجلاس میں انہوں نے اس اہم نکتے کی نشاندہی کی کہ وفاقی اداروں میں بلوچستان کے حصے کے تحت مختص ہونے والی ملازمتیں مستقل نوعیت کی ہیں، تاہم بعض محکموں کی جانب سے جاری کردہ اشتہارات میں ان آسامیوں کو تدریسی کی بنیاد پر ظاہر کیا گیا ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 4

Dated: 12 NOV 2026 Page No. 8

مسی خیل تعمیراتی کمپنی کی مشینری نذر آتش 3 مزدور اغوا، ہشنگر ہلاک

کچھی میں

ورگ روڈ کی تعمیر اور توسیع کے لئے کام کرنے والی کمپنی کے کیمپ پر مسلح افراد نے حملہ کر دیا، مشینری کو آگ لگا کر 3 افراد ساتھ لے گئے

پولیس اور فورسز چیک پوسٹ پر، حملے اور بلڈوزر نذر آتش کرنے کے واقعہ پر کچھی میں فورسز کا آپریشن، فائرنگ تبادلے کے بعد 2 عسکریت پسند ہلاک

کوئٹہ ۱۲ نومبر (اے بی این آئی) کچھی میں سیکورٹی فورسز پر چیک پوسٹ پر حملے اور بلڈوزر نذر آتش کرنے کے واقعہ پر کچھی میں فورسز کا آپریشن، فائرنگ تبادلے کے بعد 2 عسکریت پسند ہلاک

معلوم مسلح افراد کے حملے اور اس بلڈوزر کو نذر آتش کرنے کے بعد کچھی کے مختلف علاقوں میں سیکورٹی فورسز کی سرچ آپریشن کے دوران فائرنگ کے تبادلے میں..... بقیہ 27 صفحہ نمبر 7 پر

ایک مبینہ دہشت گرد ہلاک دو زخمی ہو گئے متعدد علاقے کلیئر کر دیے گئے پولیس کے مطابق کچھی ڈھاڈر کے قریب سیکورٹی فورسز اور پولیس چیک پوسٹ پر ڈرون حملے اور آئل بلڈوزر کو نذر آتش کرنے کے واقعات کے بعد سیکورٹی فورسز کچھی کے علاقوں حاجی شہر غازی ڈھاڈر مضافاتی سمی میسر و دیگر علاقوں میں مبینہ دہشت گردوں کی موجودگی پر سرچ آپریشن کیا گیا جس کے دوران حاجی شہر کے قریب فورسز کے ساتھ ایک جھڑپ کے دوران مبینہ طور پر ایک دہشت گرد ہلاک جبکہ دو زخمی ہو گئے جن کی لاش سول اسپتال منتقل کر دی گئی جبکہ کچھی کے متعدد علاقوں میں سرچ آپریشن کے بعد علاقے کلیئر کر دیے گئے۔ دوران آپریشن مویٰ خیل کے علاقے میں نامعلوم ملزمان نے روڈ تعمیر کرنے والی کمپنی کی مشینری کو نذر آتش کر کے 3 افراد کو اغوا کر کے لے گئے پولیس کے مطابق گزشتہ روز بلوچستان کے علاقے مویٰ خیل میں ورگ روڈ کی تعمیر اور توسیع کے لئے کام کرنے والی تعمیراتی کمپنی کے کیمپ پر نامعلوم ملزمان نے حملہ کر کے مشینری کو آگ لگا کر نذر آتش کر دیا

کوئٹہ، قتل کے دو مقدمات میں ملوث 2 ملزمان گرفتار

ملزمان کے قبضے سے امریکی ڈالر، لیپ اور آلہ قتل برآمد کر لیا گیا

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) قائد آباد پولیس نے 10 گھنٹوں میں قتل کے دو مقدمات میں ملوث 2 ملزمان کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے امریکی ڈالر، لاکھوں روپے، لیپ اور آلہ قتل برآمد کر لیا۔ پولیس کے مطابق ڈی آئی جی پولیس کوئٹہ عمران شوکت اور ایس پی آپریشن کوئٹہ ڈویژن وقتی کی خصوصی ہدایت پر ایس پی قائد آباد علی رضا ڈی ایس پی..... بقیہ 30 صفحہ نمبر 7 پر

احساق علی ناکیزی کی نگرانی میں ایس ایچ او کامران بگٹی نے دیگر عملے کے ہمراہ گزشتہ روز جدید ٹیکنالوجی اور سیف سٹی کوئٹہ کے کیمروں سے حاصل ہونے والی معلومات کی مدد سے تفتیش کو آگے بڑھاتے ہوئے قتل کے دو الگ الگ مقدمات میں ملوث ملزمان عباس علی اور ہادی الہرہ بچہ قصاب کو صرف 10 گھنٹوں میں گرفتار کر کے ان کے قبضے سے آلہ قتل بھی برآمد کر لیا۔ اور دونوں ملزمان کے خلاف الگ الگ مقدمات درج کر کے مزید قانونی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ کوئٹہ پولیس کا عزم ہے کہ جدید ٹیکنالوجی اور پیشہ ورانہ مہارت کو بروئے کار لاتے ہوئے سنگین جرائم میں ملوث عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لا کر متاثرین کو انصاف فراہم کرنا اولین ترجیح ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم عباس علی کے قبضے سے مشتعل کے کوئے گئے 15 لاکھ روپے 2 ہزار امریکی ڈالر، لیپ ٹاپ اور آلہ قتل برآمد کر لیا گیا۔ دونوں ملزمان کے خلاف تفتیش جاری ہے۔

کچھی، ڈیرہ بگٹی، فائرنگ واقعات خاتون سمیت دو افراد قتل

اپنی بیٹیوں کی ماں کو غیرت کے نام پر قتل، ملزمان فرار ہونے میں کامیاب

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) کچھی اور ڈیرہ بگٹی کے مختلف واقعات خاتون سمیت دو افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا پولیس کے مطابق کچھی میں تھانہ حاجی شہر کی حدود کوٹلہ قاضی کے مقام پر مسلح افراد کی فائرنگ سے ایک شخص شہزاد ولد میر محمد قوم گورگیج قتل کر دیا..... بقیہ 40 صفحہ نمبر 7 پر

اور موقع واردات سے فرار ہو گئے واقعے کی اطلاع ملنے پر پولیس جائے وقوع پر پہنچ گئی اور لاش اپنی تحویل میں لیکر سول اسپتال سبی منتقل کر دی گئی جہاں ضروری کارروائی کے بعد لاش ورثاء کے حوالے کر دی گئی واقعے کے بارے میں مذید تفصیلات حاجی شہر پولیس کر رہی ہے ادھر ڈیرہ بگٹی سے اطلاع ہے کہ مبینہ طور پر غیرت کے نام پر اپنی بچیوں کی ماں کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا واقعے کے بعد ملزمان فرار ہو گئے جبکہ پولیس موقع پر پہنچ کر لاش اپنی تحویل میں لیکر ہسپتال منتقل کر دی جہاں ضروری کارروائی کے بعد لاش ورثاء کے حوالے کر دی گئی واقعے کے بارے میں مزید تفصیلات متعلقہ پولیس کر رہی ہے

JANG QUETTA

نوشکی، مسلح افراد قبرستان سے میت سمیت 3 افراد کو ساتھ لے گئے

نوشکی (نامہ نگار) نوشکی میں قتل ہونے والے جہانزیب ولد محمد نعیم بزنجو کی میت تدفین کیلئے مقامی قبرستان لائی گئی تو گاڑیوں میں سوار تقریباً تین درجن مسلح افراد قبرستان پہنچے اور جہانزیب کی میت سمیت تین افراد کو اپنے ہمراہ لے گئے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 5 Dated: 12 NOV 2026 Page No. 9

اسپنی روڈ نیو ٹراما سینٹر کے ملازمین کئی ماہ سے تنخواہوں سے محروم، گھروں میں فاقے

کنٹریکٹ پالیسی، خودمختار اداروں کا نظام ملازمین کے مستقبل کے حوالے سے سنگین مسائل پیدا کر رہا ہے

کوئٹہ صفا پروجیکٹ، نیو ٹراما سینٹر کے ملازمین کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی جیسے مسائل نظام پر سوالات اٹھاتے ہیں

عارضی اور کنٹریکٹ بنیادوں پر تقرریاں ملازمین کے معاشی و پیشہ ورانہ مستقبل کو غیر یقینی بناتی ہیں، جمال شاہ کاکڑ

کوئٹہ (پ ر) الائیڈ ہیلتھ آرگنائزیشن بلوچستان کے صوبائی صدر جمال شاہ کاکڑ، جنرل سیکریٹری حاجی رحمت اللہ وہوار اور چیئرمین غلام حیدر چنگیزی نے اسپنی روڈ نیو ٹراما سینٹر کے ملازمین کو کئی ماہ سے تنخواہوں کی عدم ادائیگی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملازمین کی تنخواہوں کی مسلسل تاخیر اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ کنٹریکٹ پالیسی اور خودمختار اداروں کا نظام ملازمین کے معاشی تحفظ اور مستقبل کے حوالے سے سنگین مسائل پیدا کر رہا ہے انہوں نے کہا کہ الائیڈ ہیلتھ آرگنائزیشن بلوچستان روز اول سے محکمہ صحت سمیت دیگر سرکاری محکموں میں کنٹریکٹ پالیسی، نجکاری اور خودمختار اداروں کے قیام کے ذریعے مستقل سرکاری ملازمتوں کے متبادل نظام کی مخالفت کرتی رہی ہے تنظیم کا مؤقف ہے کہ سرکاری اداروں میں مستقل ملازمتوں کے بجائے عارضی اور کنٹریکٹ بنیادوں پر تقرریاں ملازمین کے معاشی و پیشہ ورانہ مستقبل کو غیر یقینی بناتی ہیں انہوں نے مزید کہا کہ کوئٹہ سینٹر پولیو کارپوریشن کے زیر انتظام کوئٹہ صفا پروجیکٹ اور محکمہ صحت کے نیو ٹراما سینٹر کے ملازمین کو درپیش تنخواہوں کی عدم ادائیگی جیسے مسائل اس نظام کی کارکردگی پر سنجیدہ سوالات اٹھاتے ہیں انہوں نے کہا کہ سرکاری اداروں میں مستقل اور شفاف بھرتیوں کا نظام ہی ملازمین کو تحفظ، اداروں کو استحکام اور عوام کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کا مؤثر ذریعہ ہے اس کے ساتھ ساتھ انتظامی بے ضابطگیوں اور بدعنوانی کے خاتمے کے لیے مؤثر احتساب اور شفافیت کو یقینی بنایا جائے الائیڈ ہیلتھ آرگنائزیشن بلوچستان ملازمین کے جائز حقوق، معاشی تحفظ اور مستقل روزگار کے لیے اپنی اصولی جدوجہد جاری رکھے گی۔

کلی سردے کی کے ٹی او بجلی لائن منقطع، عوام شدید مشکلات کا شکار

بلاجواز بجلی منقطع کرکے شہریوں کو ذہنی اذیت، مشکلات میں مبتلا کردیا ہے

مسئلہ حل نہ ہوا تو ایکسین سریاب کیخلاف احتجاج کریں گے، البیان کی دھمکی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) البیان فلی سردے سے سریاب نے اپنے جاری کردہ شدید مذمتی بیان میں کہا ہے کہ گزشتہ روز سے ایکسین سریاب کی جانب سے بلاجواز کلی سردے کے ٹی او بجلی لائن منقطع کردی گئی ہے، جس کے باعث علاقے کے عوام شدید مشکلات اور اذیت کا شکار ہیں۔ بجلی کی بندش سے معمولات زندگی بری طرح متاثر ہورہے ہیں، مگر متعلقہ حکام کو عوام کی مشکلات کا ذرا بھی احساس نہیں البیان علاقہ نے سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایکسین سریاب کا عوام کے ساتھ یہ مبینہ غیر ذمہ دارانہ اور من مانہ طرز عمل کسی صورت قابل قبول نہیں۔ ایکسین کا منصب عوام کو سہولیات فراہم کرنا ہے، نہ کہ بلاجواز بجلی منقطع کرکے شہریوں کو ذہنی اذیت اور مشکلات میں مبتلا کرنا۔ اگر کسی قسم کا تکنیکی یا انتظامی مسئلہ درپیش ہے تو اس کا حل نکالنا متعلقہ افسران کی ذمہ داری ہے، نہ کہ پورے علاقے کو بجلی سے محروم کرنا انہوں نے کہا کہ ایکسین سریاب اپنا قبلہ درست کریں اور عوام کو مزید تنگ کرنے کے بجائے اپنی سرکاری ذمہ داریاں ادا کریں۔ عوام کو کسی افسر کی ذاتی من مانی یا اختیارات کے غیر ضروری استعمال کی بھینٹ نہیں چڑھایا جاسکتا۔ بصورت دیگر ایکسین واپڈا سریاب کیخلاف سخت سے سخت احتجاجی مظاہرہ کریں گے بعد میں تمام تر ذمہ داری ایکسین واپڈا پر عائد ہوگی

INTEKHAB QUETTA

کوئٹہ کے اکثر علاقوں میں اسٹریٹ لائٹس غیر فعال، سرشام تاریکی

بجلی کے واقعات اور حادثات میں اضافہ، لائٹس کمیشن واجبات کی عدم ادائیگی کے باعث بندش کی گئی ہیں

کوئٹہ (این این آئی) کوئٹہ میں اسٹریٹ لائٹس کی بندش کے باعث شہر کے بیشتر علاقوں اور شاہراہوں پر رات کو اندھیرے کا راج، شہریوں کو سفر کرنے میں مشکلات سامنا ہے۔ تفصیلات کے مطابق کوئٹہ کے علاقوں سریاب، بروری، ہوائی، سنزل روڈ، نیو سنزل روڈ، سنگھی روڈ، مشرقی بائی پاس، مغربی بائی پاس میں پچھلے دو برسوں سے اسٹریٹ لائٹس بند پڑی ہیں جس کی وجہ محکمہ پولیس

بقیہ نمبر 82 صفحہ 5 پر

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: NASHRIQ QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 12 NOV 2026

Page No. 10

پاکستان ریلوے کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور اس کی تنظیم نو کی ضرورت!!

ایک خبر کے مطابق نائب وزیراعظم و وزیر خزانہ جناب محمد اسحاق ڈار نے ریلوے کی تنظیم نو کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے اس بات کا اعادہ کیا ہے اور کہا ہے کہ جدید، موثر اور مالی طور پر پائیدار ریلوے نیٹ ورک قومی اقتصادی انضمام اور علاقائی روابط کے فروغ کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز ایک اعلیٰ سطحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا یہ اجلاس میں ریلوے کے بنیادی ڈھانچے کو جدید بنانے اور مالی استحکام یقینی بنانے کے لئے مالی اعانت کے مختلف طریقہ کار اور آپریشنل ماڈل کا جائزہ لیا گیا۔ شرکا نے تنظیم نو کے مختلف امکانات پر غور کیا جن میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ، مقامی بینکوں سے مالی معاونت اور بین الاقوامی فنانسنگ کے طریقہ کار شامل ہیں۔

نائب وزیراعظم نے اس بات پر زور دیا کہ جدید، موثر اور مالی طور پر پائیدار ریلوے نیٹ ورک قومی اقتصادی انضمام اور علاقائی روابط کے فروغ کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے متعلقہ وزارتوں اور مالیاتی اداروں کو ہدایت کی کہ دو مالی معاونت کے تمام ممکنہ ذرائع کا جائزہ لیں، بالخصوص مین لائن ون (ایم ون) منصوبے کے، بڑی تاخیر کا شکار منصوبوں پر عمل درآمد یقینی بنانے کے لئے کمرشل بینکوں سے مالی اعانت کے حصول کا مناسب طریقہ کار وضع کرنے پر خصوصی توجہ دی جائے۔ امر واقعی یہ ہے کہ ریلوے کسی بھی ملک کے معاشی، تجارتی اور دفاعی نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ محض مسافروں کو ایک شہر سے دوسرے شہر تک پہنچانے کا ذریعہ نہیں بلکہ قومی معیشت کو متحرک کرنے، تجارتی سرگرمیوں کو فروغ دینے، دور دراز علاقوں کو بڑے شہروں سے منسلک کرنے اور عوام کو سستی، محفوظ اور آرام دہ سفری سہولیات فراہم کرنے کا ایک اہم قومی ادارہ ہے۔ دنیا بھر میں ترقی یافتہ ممالک نے اپنے ریلوے نظام کو جدید خطوط سے ہم آہنگ کر کے نہ صرف سفری سہولیات میں انقلاب برپا کیا ہے بلکہ اسے معاشی ترقی، صنعتی سرگرمیوں اور علاقائی روابط کے فروغ کا مؤثر ذریعہ بھی بنایا ہے۔ وطن عزیز پاکستان میں ایک مضبوط، فعال اور جدید ریلوے نظام کی اہمیت پہلے سے بھی زیادہ ہے اسی تناظر میں نائب وزیراعظم کی زیر صدارت پاکستان ریلوے کی بہتری، جدید خطوط پر استوار کرنے اور ادارے کی تنظیم نو سے متعلق تجاویز کا جائزہ لینے کے لئے منعقدہ اجلاس ایک اہم پیش رفت ہے۔ پاکستان ریلوے کی بہتری کا معاملہ کسی ایک منصوبے یا چند مالی سالوں کے آغاز تک محدود نہیں ہونا چاہئے بلکہ اسے ایک جامع قومی پالیسی کے تحت آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ریلوے کے بنیادی ڈھانچے کی بہتری، انجنوں کی اپ گریڈیشن، جدید سگنلنگ نظام، مختلف ریلوے پھاٹک، کارگو اسٹیشنوں، جدید بوگیوں اور انجنوں کی دستیابی کے ساتھ ادارے کے انتظامی اور مالیاتی نظام کو بھی نئے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا ہوگا۔ اس ضمن میں حکومت کی جانب سے مختلف مالیاتی اور انتظامی اقدامات کا جائزہ ایک اچھا عمل ہے لیکن تنقید برائے تنقید کی ضرورت نہیں ہے۔ پاکستان ریلوے کی تنظیم نو کے حوالے سے سب سے اہم پہلو اس کا مالیاتی استحکام ہے۔ ایک ایسا ادارہ جو ملک کے طول و عرض میں مسافروں اور سامان کی ترسیل کی ذمہ داری نبھا رہا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کی آمدنی اور اخراجات میں توازن پیدا کیا جائے۔ ریلوے کے پاس وسیع اراضی، اہم تجارتی مقامات پر قیمتی املاک، ریلوے اسٹیشنوں اور دیگر اثاثوں کی صورت میں آمدنی کے متعدد ذرائع موجود ہیں۔ ان اثاثوں کو شفاف اور مؤثر تجارتی منصوبہ بندی کے تحت استعمال کیا جائے تو ادارے کے لئے اضافی وسائل پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ تاہم اس عمل میں قومی اثاثوں کا تحفظ، شفافیت اور طویل مدتی عوامی مفاد بنیادی اصول ہونے چاہئیں۔ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ بھی اس سلسلے میں ایک قابل غور راستہ ہے۔ نجی شعبے کی سرمایہ کاری، جدید انتظامی مہارت اور کاروباری تجربے سے استفادہ کرتے ہوئے ریلوے کی بعض خدمات کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ اسٹیشنوں کی تعمیر و مرمت، مسافر بوگیوں کی دیکھ بھال، مال برداری، لجسٹک، صفائی اور دیگر معاون خدمات میں نجی شعبے کی شمولیت ادارے کی کارکردگی بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔ اسی طرح مقامی کمرشل بینکوں سے مالی معاونت اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے تعاون سے بڑے ترقیاتی منصوبوں کے لئے وسائل حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ البتہ ہر منصوبے کی مالی افادیت، اداکنگی کی صلاحیت اور عوام پر ممکنہ اثرات کا جامع جائزہ ضروری ہے۔ ریلوے کی جدید کاری کا ایک اہم پہلو مال برداری کے نظام کو مضبوط بنانا بھی ہے۔ پاکستان میں بڑی مقدار میں سامان سڑکوں کے ذریعے منتقل ہوتا ہے، جس سے ٹرانسپورٹ کے اخراجات، ایندھن کی کھپت اور شاہراہوں پر دباؤ بڑھتا ہے۔ اگر ریلوے کے ذریعے بندرگاہوں سے صنعتی مراکز، زرعی منڈیوں، تجارتی شہروں اور سرحدی علاقوں تک سامان کی ترسیل کو بہتر بنایا جائے تو کاروباری لاگت کو کم کرنے، ترسیل کی سہولت میسر آسکتی ہے۔ اس سے نہ صرف ریلوے کی آمدنی میں اضافہ ہوگا بلکہ نجی تجارت اور صنعت کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ جدید مال گاڑیوں، مناسب گوداموں، کنٹینر ٹرمینلز اور بروقت ترسیل کے نظام کی فراہمی اس حکمت عملی کا حصہ ہونی چاہئے۔ پاکستان ریلوے کی تنظیم نو میں ایک اہم ضرورت یہ بھی ہے کہ ملک کے تمام صوبوں اور دور دراز علاقوں کو یکساں اہمیت دی جائے۔ ریلوے کا قومی نیٹ ورک اسی وقت حقیقی معنوں میں مؤثر ہوسکتا ہے جب بڑے شہروں کے ساتھ چھوٹے شہروں، پسماندہ علاقوں اور دور افتادہ آبادیوں کو بھی اس سے منسلک رکھا جائے۔ بلوچستان اس حوالے سے خصوصی توجہ کا مستحق ہے، کیونکہ رقبے کے لحاظ سے ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہونے کے باوجود یہاں ریلوے کی مسافر سہولیات محدود ہوتی چلی گئی ہیں۔ بلوچستان کا ذکر پاکستان ریلوے کے کسی بھی اصلاحاتی منصوبے میں خصوصی اہمیت کا حامل ہونا چاہئے۔ ایک زمانہ تھا جب صوبے کے مختلف علاقوں سے اندرون ملک کے لئے تقریباً درجن بھر مسافر ٹرینیں چلتی تھیں۔ ان ٹرینوں کے ذریعے بلوچستان کے عوام پنجاب، سندھ اور ملک کے دیگر حصوں تک سفر کرتے تھے افسوس کہ وقت گزرنے کے ساتھ ایک ایک کر کے یہ ٹرینیں بند ہوتی چلی گئیں اور آج صورت حال یہ ہے کہ بلوچستان سے اندرون ملک سفر کے لئے زمینی طور پر صرف ایک ہی ٹرین میں دستیاب ہے، جبکہ یہ دوران میل بھی کبھی کبھی چلتی ہے اور کبھی مختلف وجوہات کی بنا پر بند ہو جاتی ہے۔ یہ صورت حال اس بات کی متقاضی ہے کہ پاکستان ریلوے کی تنظیم نو اور بحالی کے منصوبے میں بلوچستان کو خصوصی ترجیح دی جائے۔ پاکستان ریلوے کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور اس کی تنظیم نو کی اشد ضرورت ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ بلوچستان کو اس عمل میں بھرپور اور پہلے سے بڑھ کر توجہ دی جائے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6 Dated: 12 NOV 2026 Page No. 1

موسم سرما کی آمد، کوئٹہ سمیت بلوچستان کے سرد اضلاع میں گیس غائب، اراکین اسمبلی سوئی سدرن گیس پر برہم، گیس کی فراہمی کا مسئلہ جوں کا توں

بلوچستان اسمبلی اجلاس کے دوران حکومتی اور اپوزیشن ارکان اسمبلی کی جانب سے کوئٹہ میں گیس اور بجلی لوڈشیڈنگ پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا۔ حکومت اور اپوزیشن ارکان یک زبان ہوکر خاص کر گیس لوڈشیڈنگ کے معاملے پر شدید برہمی کا اظہار کیا۔ اراکین اسمبلی نے کہا سردی شروع ہوگئی ہے شہر کو گیس فراہم نہیں کی جارہی۔ سوئی سدرن گیس ایم ڈی کو طلب کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اسمبلی اجلاس کے دوران اراکین اسمبلی کا کہنا تھا کہ کوئٹہ میں بجلی، پانی، گیس سمیت دیگر بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی ریاست کی ذمہ داری ہے۔ پورے دن میں گیس اور بجلی دونوں غائب رہتی ہیں۔ خواتین کو مشکلات کا سامنا ہے کئی بار اس کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اراکین اسمبلی کا کہنا تھا کہ ہر سال گیس کا مسئلہ ہوتا ہے جسے حل نہیں کیا جاتا۔ گیس لوڈشیڈنگ کے علاوہ اوور بلنگ بھی یہاں ہورہی ہے۔ اسپیکر نے رولنگ دیتے ہوئے جی ایم سوئی سدرن گیس کمپنی کو طلب کرنے اور آئندہ ہفتے صورتحال پر آگاہ کرنے کا کہا۔ سابق وزیراعلیٰ بلوچستان اور نیشنل پارٹی کے صدر ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے اسمبلی میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کے گیس کو ایسے لوٹا گیا کہ پیداوار 80 فیصد سے 15 فیصد پر آگئی۔ ملک میں گیس کی قلت ہے، سرحدوں سے ایل پی جی گیس کو سمگلنگ کے نام پر روک دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کا کہنا تھا کہ جب تک سرحد کھولیں نہیں جاتیں گیس کا مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ صوبائی وزیر صحت بخت کاکڑ کا کہنا تھا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان نے گیس کے حوالے سے ایک اجلاس طلب کیا ہے، آئندہ ہفتے اجلاس میں سوئی گیس حکام شریک ہوں گے، ان کا کہنا تھا کہ اجلاس میں گیس کی فراہمی کے حوالے سے میکنیزم طے کیا جائے گا۔ اجلاس کے دوران دیگر اراکین اسمبلی نے اظہار خیال کرتے ہوئے وفاقی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا، انہوں نے کہا کہ وفاقی وزیر توانائی نے گیس سے متعلق معاملے پر دھوکہ دیا، وزیراعظم کی ہدایت کے باوجود وہ کوئٹہ نہیں آئے۔ گیس کی لوڈشیڈنگ انتہائی خطرناک ہوتی ہے جس سے جان لیوا حادثات بھی ہوتے ہیں۔ 2 ماہ کے لئے پنجاب کی فیکٹریاں بند ہوجائیں بلوچستان میں گیس کا مسئلہ حل ہوجائے گا، ان کا کہنا تھا کہ گیس ہی نہیں لیکن بلوں کا ایک بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے گیس کے بل زیادہ بھیجے جارہے ہیں اور بل ادا کرنا غریب عوام کی بس کی بات نہیں، گیس دوگنا دو بلوں کے حوالے سے رقم کیا جائے۔ بہرحال کوئٹہ میں موسم سرما کے دوران گیس کی عدم فراہمی دیرینہ مسئلہ ہے، سردی کے آغاز کے ساتھ ہی گیس پریشر میں کمی کی جاتی ہے اور غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ ہوتی ہے اسی دوران افسوسناک حادثات رونما ہوتے ہیں، شہری گیس ہیٹر چالا کر سوجاتے ہیں کہ اچانک گیس غائب ہوجاتی ہے اور پھر صبح گیس آنے پر کمروں میں گیس بھر جانے کے باعث لوگ زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ سوئی سدرن گیس کی کوتاہی ہے جو عوامی آگاہی مہم نہیں چلاتی، ماضی میں اخبارات کے ذریعے اشتہارات میں عوام کو آگاہی دی جاتی تھی کہ گیس ہیٹر کا استعمال کس طرح کرنا ہے جبکہ اس کے ساتھ دیگر ہدایات بھی جاری کی جاتی تھیں مگر اب گیس کمپنی کی جانب سے آگاہی مہم پر کوئی خاص توجہ نہیں دی جارہی۔ کوئٹہ سمیت بلوچستان کے دیگر سرد اضلاع میں گیس کی فراہمی نہ ہونے سے شہری شدید اذیت سے دوچار ہیں، معمولات زندگی بری طرح متاثر ہیں جبکہ گیس حکام ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ بلوچستان اسمبلی میں ماضی میں بھی سوئی گیس حکام کو طلب کیا گیا مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں نکلا، گیس پر بحث ہوتی رہی قراردادیں پاس ہوئیں جنہیں سنجیدہ ہی نہیں لیا گیا۔ یہ وفاقی حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ بلوچستان کے سرد علاقوں میں شدید سردی کے دوران گیس کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے سوئی گیس حکام کو پابند کرے تاکہ عوام شدید سردی کے دوران مصیبت کا سامنا نہ کریں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 12 NOV 2026 Page No. 12

ہوا نعمت ہے مگر بلوچستان 15 ہزار میگاواٹ سے محروم کیوں؟

کیا کبھی کسی نے سوچا ہے کہ جس بلوچستان کے عوام گیس کی لوڈشیڈنگ، مہنگی بجلی اور بار بار کی قلت سے پریشان ہیں، اسی بلوچستان کی فضاؤں میں ایسی توانائی موجود ہے جو صرف صوبے کی کل ضروریات پوری کرنے میں مدد دے سکتی ہے بلکہ پورے پاکستان کے توانائی بحران میں بھی کمی لا سکتی ہے؟ سوال یہ ہے کہ اگر ہوا ایک قدرتی وسیلہ ہے، تو ہماری دسترس سے باہر کیوں ہے؟ ہم اس سے اربوں روپے کی بجلی کیوں نہیں بنا رہے؟ اور آخر بلوچستان ابھی تک اس موقع سے فائدہ کیوں نہیں اٹھا رہا؟

بلوچستان کا جغرافیہ اسے قدرتی توانائی کے اعتبار سے ایک منفرد مقام دیتا ہے۔ وسیع صحرائی علاقے، کھلے میدان، پہاڑی سلسلے اور ساحلی پٹی ایسے قدرتی وسائل رکھتے ہیں جو کسی اور ہوائی توانائی کے بڑے منصوبوں کے لیے درکار ہو سکتے ہیں۔ خصوصاً ہوا کی رفتار کے بعض ماڈلز میں ہوا کی اوسط رفتار 7 میٹر فی سیکنڈ سے زیادہ بتائی گئی ہے۔ عالمی بینک کے توانائی سے متعلق مطالعات میں ان علاقوں کو پاکستان کے اہم ترین ہوا پوٹینشل زونز میں شمار کیا گیا ہے۔

عالمی بینک کی بلوچستان رینیوایبل انرجی ڈویلپمنٹ اسٹڈی میں صوبے کے لیے ہوا سے کسی توانائی کا تخمینہ 15 ہزار میگاواٹ کی قابل تجدید بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ اعداد و شمار محض ایک مبہم اندازہ نہیں بلکہ توانائی کے ماہرین، زمین، بجلی کی طلب اور گرڈ نظام کے جائزے پر مبنی خصوصی تحقیق کی حصہ ہیں۔ اس مطالعے میں ہوا کی رفتار کے بعض مقامات پر 100 میٹر اونچائی پر ہوا کی اوسط رفتار 10 میٹر فی سیکنڈ تک بتائی گئی ہے۔ یہی وہ قدرتی سرمایہ ہے جسے صحیح پالیسی، درست منصوبہ بندی اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بجلی میں بدلا جا سکتا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس مطالعے میں بلوچستان کے ہوا کے ایک نقشے میں ایک بڑے حصے پر ہوا کی رفتار کا تصور پیش کیا گیا ہے جسے توانائی ماہرین ہوا کے وسائل کی پیمائش کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس نقشے میں مختلف رنگ مختلف رفتار کی ہوا کو ظاہر کرتے ہیں۔ سرخ اور نارنجی رنگ تیز ہوا کی نشاندہی کرتے ہیں، جبکہ سبز اور نیلے رنگ کم رفتار والے علاقوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس نقشے کے مطابق بلوچستان کے کئی علاقوں میں ہوا کی رفتار اتنی زیادہ ہے کہ وہاں ہوا سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبے نہایت کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ نقشہ اس بات کا ثبوت ہے کہ بلوچستان کی ہوا محض اندازہ نہیں بلکہ ایک ٹھوس حقیقت ہے۔

اہم اثاثہ

اب سوال یہ ہے کہ اب کوئی تجربہ کار کمپنی اس منصوبے پر کام کیوں کرے گی؟ اس کا جواب بھی اسی مطالعے میں موجود ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 2026 میں ہوا سے بجلی کی پیداوار کی لاگت تقریباً 2025 میں 69 ڈالر فی میگاواٹ گھنٹہ تھی، جو 2035 تک کم ہو کر 46 ڈالر فی میگاواٹ گھنٹہ رہ جائے گی۔ یعنی اس دوران لاگت میں تقریباً 13 ڈالر کی کمی متوقع ہے۔ یہ کمی اس لیے ممکن ہے کہ ٹیکنالوجی بہتر ہو رہی ہے، ٹربائنز زیادہ طاقتور اور مؤثر بن رہی ہیں، اور ہوا سے بجلی بنانے کا عمل پہلے کے مقابلے میں کم خرچ ہو رہا ہے۔

یہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ ہوا سے توانائی کے لیے صرف زمین، گیس اور کوئلے پر انحصار کرنے کے بجائے قدرتی وسائل کی طرف بڑھنا دانشمندی ہے۔ انٹرنیشنل رینیوایبل انرجی ایجنسی (IRENA) کے مطابق 2024 میں دنیا بھر میں ہوا سے بجلی کی پیداوار میں 3.4 فیصد اضافہ ہوا، اگرچہ اس دوران کئی ممالک میں ٹربائنز کے منصوبوں کے التوا کی وجہ سے نئی صلاحیت میں کمی آئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہوا سے بجلی کی طلب بڑھ رہی ہے، اور اب عالمی توانائی منڈی میں ایک مضبوط قابل اعتماد ذریعہ بن چکی ہے۔

پاکستان میں بھی ہوا سے بجلی پیدا کرنے کا تجربہ موجود ہے۔ خصوصاً سندھ کے ساحلی علاقوں میں کئی بڑے منصوبے کام کر رہے ہیں۔ لیکن بلوچستان میں ابھی تک وہ پیمانہ نظر نہیں آتا جو اس کے وسائل کی اہمیت کے مطابق ہو۔ یہاں ہوا کی موجودگی کا علم ہونے کے باوجود عملی منصوبہ بندی کمزور ہے۔ ماہرین کے مطابق اس کی ایک بڑی وجہ ٹرانسمیشن لائنوں کی کمی ہے۔ ہوا کے بہترین علاقے اکثر گرڈ نظام سے دور ہیں، اور وہاں سے بجلی کو آبادی والے علاقوں تک لانے کے لیے نئی لائنیں بچھانا ضروری ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر ہوا سے بجلی کے منصوبوں کے ساتھ ساتھ ٹرانسمیشن لائنوں کی منصوبہ بندی بھی کی جائے تو بلوچستان کا بڑا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہوا سے بجلی کے منصوبوں کے لیے زمین کی خریداری، مقامی آبادی کی رضامندی اور ماحولیاتی اثرات کا جائزہ بھی ضروری ہے۔ اچھی بات یہ ہے کہ ان میں سے بیشتر مسائل قابل حل ہیں، اگر ان پر سنجیدگی سے توجہ دی جائے۔

بلوچستان کے لیے ہوا سے بجلی کا منصوبہ صرف ایک توانائی منصوبہ نہیں بلکہ ایک موقع ہے۔ یہ موقع ہے کہ صوبہ اپنی دولت کو اپنی ترقی میں بدلے، اپنے نوجوانوں کو روزگار دے، اور پاکستان کے توانائی بحران میں کمی لائے۔ سوال یہ نہیں کہ ہوا ہے یا نہیں، سوال یہ ہے کہ ہم اسے کب اور کیسے استعمال کریں گے۔ اگر ہم نے اب بھی فیصلہ نہ کیا تو یہ نعمت ہوا میں ہی رہ جائے گی، اور ہم اندھیروں میں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Baakhabar Quetta

Bullet No. 6

Dated: 12 NOV 2025 Page No. 13

بلوچستان کے گرین بیلٹ کمیتوں میں محنت، گھروں میں تشدد اور غیرت کے نام پر قتل کے خوف میں زندگی گزارتی ہاری خواتین



رپورٹ (عبدالستار ترین)

بلوچستان کے گرین بیلٹ کے علاقوں میں زرعی معیشت کا ایک بڑا بوجھ یہاں کی خواتین کے کندھوں پر ہے۔ تاہم افسوس ناک امر یہ ہے کہ کھیتوں کی ہریالی سے کوئی تک اپنی انتہائی مستعدانہ سے بڑھ کر محنت کرنے والی ان خواتین کو نہ تو ان کی مشقت کا مناسب معاوضہ ملتا ہے اور نہ ہی انہیں بنیادی انسانی، معاشی اور سماجی حقوق کی تکمیل فراہم کی جاتی ہے۔ ان کی زندگی غربت، ناخواندگی، کم عمری کی شادی، صحت کی ناکافی سہولیات، جنسی ہراسانی، گھریلو تشدد اور غیرت کے نام پر تشدد کے خطرات کے درمیان گزرتی ہے۔ بلوچستان کے ان زرعی علاقوں میں جہاں کی فصل کی کاشت کا خریف بیزن زیادہ تر خواتین کے لیے کسی آزمائش سے کم نہیں ہوتا۔ تپتی شدید گرمی، حبس اور گرم ہوا سے بھرے کھیتوں میں گھنٹوں کمر کے بل جھک کر جھاڑیوں کی بیخ کنی، کھرپی کرنا، فصل کی دیکھ بھال، چڑی یوٹیوں کی صفائی، کٹائی اور چھڑائی جیسے مشقت طلب مراحل میں خواتین کا کردار بنیادی اہم ہوتا ہے۔ بعض خواتین کو یہ کام فصل کے دوران کئی کئی کرنا پڑتا ہے، جس سے ان کی صحت اور روزمرہ زندگی شدید کمروں کے خطرات بڑھ سکتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ زرعی معیشت میں اتنا اہم کردار ادا کرنے والی ان خواتین کو اس محنت کے بدلے کیا حاصل ہوتا ہے؟ بیشتر دیہی علاقوں میں خواتین کی زرعی محنت کو باقاعدہ معاشی حیثیت دینے، مناسب اجرت کا تعین، محفوظ ماحول اور سماجی تحفظ کی فراہمی کا کوئی نظام موجود نہیں۔ نتیجہ بعض مقامات پر کمیں، ہیپاٹائٹس اور بار بار اقرار کے انتصال کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ شادی کے نام پر سماجی انتصال اور خواتین کی مجبوری ایک خاتون نے بتایا کہ فصل کی کاشت کے خریف بیزن میں بعض علاقوں میں چند ہزار روپے کے عوض کم عمر لڑکیوں کی شادیاں کی جاتی ہیں۔ ان کے بقول بعض مرد اس مقصد کے تحت شادی کرتے ہیں کہ ان کی بیوی کھیتوں میں چاول کی بیخ کنی لگائے اور بہ مشکل زرعی کاموں میں ان کا ہاتھ بٹائے گی، جس سے مرد کو نہ صرف زرعی محنت سے چھٹکارا ملتا ہے بلکہ وہ فصل کی کاشت کے ذریعے ہونے والی آمدنی سے بھی مستفید ہوتا ہے۔ یہ انکشاف اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ غربت اور معاشی مجبوریاں کے باعث بعض خواتین کو شادی جیسے معاملے میں بھی انتصال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ تاہم اس رجحان کی اصل نوعیت، اس کے پھیلاؤ اور قانونی و سماجی پہلوؤں کی حزید آزادانہ تحقیق ضروری ہے۔ کھیتوں میں جنسی ہراسانی اور غیرت کے نام پر تشدد کا خوف یہی خواتین کو صرف سخت جسمانی مشقت ہی کا سامنا نہیں بلکہ کھیتوں اور کام کی جگہوں پر جنسی ہراسانی اور عدم تحفظ کے خطرات بھی لاحق رہتے ہیں۔ بعض علاقوں میں خواتین کی نقل و حرکت، مردوں سے بات چیت یا ان کے ساتھ کام کرنے کو بے غیرتی و شرم کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ایسے ماحول میں عورت کو ایک طرف اپنی روزی اور خاندان کی ضروریات کے لیے کام کرنا پڑتا ہے تو دوسری طرف اسے اپنی عزت، سماجی حیثیت اور جھوٹی کی جان کی پہرائتی کے حوالے سے بھی خوف لاحق رہتا ہے۔ بدقسمتی سے بعض واقعات میں خواتین پر جانبدارانہ تعلقات کے الزامات عائد کر کے نہیں تشدد کا نشانہ بنانے اور حتیٰ کہ غیرت کے نام پر قتل کیے جانے کے واقعات بھی رپورٹ ہوتے رہے ہیں۔ یوں معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینے والی عورت بعض اوقات اپنی ہی محنت کے نتیجے میں سماجی اثرات اور تشدد کے خطرات کی زد میں آ جاتی ہے۔ یہ صورتحال صنفی بنیاد پر امتیاز کی ایک سنگین شکل ہے، جہاں عورت کی مرضی، آزادی، عزت اور بنیادی انسانی حقوق کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے سماجی دباؤ اور مردانہ بالادستی کے تحت زندگی گزارنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ گھریلو تشدد، کم عمری کی شادی اور تعلیم سے محرومی یہ خواتین کے مسائل کا دائرہ کھیتوں تک محدود نہیں بلکہ گھر کی چار دیواری میں بھی انہیں مختلف نوعیت کے تشدد اور امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض علاقوں میں گھریلو تشدد، معاشی پابندیاں، وراثتی حقوق سے محرومی اور فیصلوں میں خواتین کی عدم شمولیت جیسے مسائل موجود ہیں۔ کم عمری کی شادی بھی لڑکیوں کے مستقبل پر منفی اثرات مرتب کرنے والا ایک اہم مسئلہ ہے۔ تعلیم کے محدود مواقع، غربت، سماجی روایات اور شعور کی کمی کے باعث بہت سی بچیاں تعلیم مکمل کرنے سے پہلے ہی شادی کے بندھن میں باندھ دی جاتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں ان کے لیے معاشی خودمختاری، بہتر صحت اور باوقار زندگی کے امکانات مزید محدود ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً دور دراز دیہی علاقوں میں لڑکیوں کے لیے تعلیمی اداروں کی کمی، محفوظ آمدورفت کے مسائل اور والدین کی مالی مشکلات بھی ان کی تعلیم کے راستے میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ صحت کی سہولیات کا فقدان، حاملہ خواتین کے لیے دوبہری آزمائش ثابت ہوتا ہے۔ بعض علاقوں میں کام کرنے والی خواتین کی صحت بھی ایک اہم اور نظرانداز شدہ مسئلہ ہے۔ شدید گرمی، طویل اوقات تک کھیتوں میں کام، صاف پانی اور مناسب حفاظت کی کمی، آرام کے ناکافی مواقع اور دوران حمل جسمانی مشقت ان کی صحت کو متاثر کر سکتی ہے۔ بعض دیہی علاقوں میں بنیادی مراکز صحت، زچہ و بچہ کی سہولیات، تربیت یافتہ لیڈی ہیلتھ ورکرز اور گائناکالوجسٹ کی عدم دستیابی کے باعث خواتین کو علاج کے لیے دور دراز شہروں کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ غریب خاندانوں کے لیے یہ سفر اور علاج معالجے کے اخراجات ایک الگ مشکل بن جاتے ہیں۔ حمل کے دوران مناسب طبی نگرانی اور آرام کی سہولت نہ ملنے سے ماں اور بچے دونوں کی صحت کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ دیہی خواتین کے لیے صحت، تعلیم، سماجی تحفظ اور تولیدی صحت کی سہولیات کو ترجیحی بنیادوں پر بہتر بنایا جائے۔ قانون سازی کے ساتھ ساتھ عملی اقدامات بھی ناگزیر ہیں۔ ماہرین سماجی امور اور انسانی حقوق کے کارکنوں کے نزدیک خواتین کے خلاف تشدد اور انتصال کے خاتمے کے لیے صرف قانون سازی کافی نہیں بلکہ اس پر مؤثر عمل درآمد بھی ضروری ہے۔ دیہی خواتین کو ان کے قانونی حقوق سے آگاہ کرنے کے لیے [illegible] کے ذریعے شعور اجاگر کرنا بھی ضروری ہے۔ نظام قائم کرنے، گھریلو تشدد کے متاثرین کو تحفظ فراہم کرنے اور زمیندار و ہاری کے تعلقات میں خواتین کے حقوق یقینی بنانے کے لیے مربوط حکمت عملی درکار ہے۔ حکومت، محکمہ زراعت، محکمہ صحت، محکمہ سماجی بہبود، خواتین کی ترقی کے اداروں، پولیس اور سول سوسائٹی کو مشترکہ طور پر ایسے اقدامات کرنا ہوں گے جن سے خواتین کو محفوظ ماحول، مناسب اجرت، تعلیم، صحت اور قانونی معاونت میسر آ سکے۔ ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ دیہی خواتین کی زرعی محنت کو باقاعدہ معاشی سرگرمی تسلیم کرتے ہوئے ان کے لیے اجرت، محفوظ کام کے حالات اور سماجی تحفظ کا نظام وضع کیا جائے۔ خواتین کے خلاف تشدد کے واقعات کی غیر جانب دارانہ تحقیقات، متاثرہ خواتین کے لیے محفوظ پناہ گاہوں اور قانونی معاونت کے مراکز کا قیام بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ایک بنیادی سوال بلوچستان کے گرین بیلٹ کی یہ خواتین اپنی محنت سے زمین کو آباد کرتی ہیں، فصلیں اگاتی ہیں اور زرعی معیشت کا پہیہ رواں رکھتی ہیں، لیکن ان کی اپنی زندگی بنیادی سہولیات، تحفظ اور حقوق سے محروم کیوں ہے؟ یہ محض چند خواتین کی مشکلات نہیں بلکہ ایک پورے سماجی اور معاشی نظام کا سوال ہے۔ جب تک دیہی عورت کو محض زرعی مزدور یا مرد کی معاونت کرنے والی فرد کے بجائے ایک مکمل حقوق رکھنے والی شہری تسلیم نہیں کیا جاتا، اس وقت تک خواتین کے خلاف تشدد، استحصال اور عدم مساوات کے خاتمے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ گرین بیلٹ کی ہاری عورت کو صرف کھیتوں میں محنت کرنے کا حق نہیں بلکہ محفوظ زندگی، باعزت روزگار، تعلیم، صحت، فیصلہ سازی میں شمولیت اور تشدد سے پاک معاشرے میں جینے کا حق بھی حاصل ہے۔۔۔۔ اس ضمن میں غیرت کے نام پر قتل، خواتین پر گھریلو تشدد اور کم عمری شادی پر مقامی پولیس اسٹیشن میں درج مقدمات کی تفصیل جاننے کے لیے ایس پی اسٹار محمد سے رابطہ کیا گیا سوشل ویلفیئر آفیسر سے خواتین کے استحصال پر متعلقہ محکمہ کے اقدامات اور اسکے نتیجے میں خواتین کو ملنے والے ریلیف کے بارے میں رابطہ کیا گیا تاہم مقدمات کی تفصیل ملنے میں غیر معمولی تاخیر ہوئی ہے

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 12 NOV 2026 Page No. 11

بلوچستان میں 20 کروڑ کی بینک ڈکیتی



بلوچستان کے صوبہ بلوچستان میں ضلع لسبیلہ کے ایک بینک میں 20 کروڑ روپے سے زیادہ رقم کی ڈکیتی کے الزام میں گرفتار بینک کے ایک سابق ملازم کا کہنا ہے کہ انھوں نے دیگر ملزمان کے ساتھ مل کر ایک ماہ تک اس کی منصوبہ بندی کی تھی۔ یہ کہانی بلوچستان کے ضلع لسبیلہ کے علاقے اوتھل میں گذشتہ سال فروری آنے والی بینک ڈکیتی کی ہے، جہاں پولیس کے مطابق مسلح ملزمان 20 کروڑ 20 لاکھ روپے لوٹ کر فرار ہو گئے تھے۔ پولیس حکام کے مطابق پوری کوشش معمول کی ڈکیتی نہیں تھی۔ ملزمان نے گرفتاری سے بچنے کے لیے تفصیلی منصوبہ بندی کی تھی، جس کا ایک پہلو یہ تھا کہ وہ بینک میں سیکورٹی گارڈز کی وردی سے ملتی جلتی وردی میں کسی رکاوٹ کے بغیر داخل ہوئے۔ پولیس کی تفتیش کے لیے داخل ہوئے۔ پولیس کے مطابق ڈکیتی میں ملوث افراد میں پانچ لسبیلہ یونیورسٹی آف میرین سائنسز کے موجودہ اور سابق طلبہ تھے۔ جبکہ ایک ملزم کی شناخت بلال حمید کے نام سے کی گئی ہے جنھیں گذشتہ دنوں گرفتار کیا گیا ہے۔ انھیں جمعہ کے روز تربت پریس کلب لایا گیا جہاں انھوں نے اس واقعے کے حوالے سے ایک پریس کانفرنس کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کا تعلق تربت سے ہے اور وہ یہ اعتراف کرتے ہیں کہ ان سے یہ جرم سرزد ہوا ہے۔ بلال حمید نے کہا کہ 2016 میں ایف ایس سی کرنے کے بعد انھوں نے لسبیلہ یونیورسٹی اوتھل میں شعبہ اکنامکس میں داخلہ لیا اور 2020 میں تعلیم مکمل کی۔ ان کا کہنا تھا کہ یونیورسٹی میں ان کی دوستی ڈکیتی کے مبینہ مرکزی ملزم داؤد ہیب سے ہوئی۔ انھوں نے بتایا کہ 2022 میں ان کی ملازمت تربت میں ایک نجی بینک میں کیشیئر کے طور پر ہوئی اور دو سال کے عرصے تک انھوں نے اسی بینک میں کام کیا۔ بلال حمید کا کہنا تھا کہ 2024 میں ان کا مرکزی ملزم سے حال احوال ہوا تو ان کے بقول داؤد نے ان سے کہا کہ 'ہم نے اس ڈکیتی کی منصوبہ بندی کی اور پھر اس پر عملدرآمد کیا۔' ان کا کہنا تھا کہ 'اس دوران ہمارا سامنا پولیس سے ہوا، جس کے دوران پولیس کے ایس ایچ او یار محمد کو گولی لگی، جس میں وہ زخمی ہوئے۔' ان کا کہنا تھا کہ 'ڈکیتی میں ان کے علاوہ داؤد ہیب، یار محمد، بزدار، مرتضیٰ اور بلال شامل تھے' اور ان کے بقول 'ڈکیتی کی رقم ان چھ افراد میں تقسیم کی گئی۔' لسبیلہ پولیس کے سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس (ایس ایس پی) نجیب اللہ پندرانی کے مطابق تفتیش کے دوران ایک اہم سراغ مرکزی ملزم کے بینک اکاؤنٹ سے ملا۔ 'ڈکیتی سے پہلے ان کے اکاؤنٹ میں ہزاروں روپے کی ٹرانزیکشنز ہوتی تھیں، لیکن واردات کے بعد یہ رقم کروڑوں روپے تک پہنچ گئی۔' کیس کی تفتیش سے وابستہ ایک اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بی بی سی کو بتایا کہ ملزمان میں سے ایک شخص پہلے بینک میں ملازمت کر چکا تھا، جس کی وجہ سے اسے معلوم تھا کہ بینک میں نقد رقم کہاں رکھی جاتی ہے اور کس طرح زیادہ سے زیادہ رقم تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ واردات کے بعد اوتھل کے ایس ایچ او یار محمد نے ملزمان کا تعاقب کیا، تاہم فائرنگ کے تبادلے میں وہ شدید زخمی ہوئے اور پولیس حکام کے مطابق ان کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی۔ پولیس کے مطابق ملزمان نے نہ صرف منظم منصوبہ بندی کی بلکہ واردات میں استعمال ہونے والی گاڑی کو بھی بعد میں جلا دیا تاکہ شواہد مکمل طور پر مٹا دیے جائیں۔ اوتھل میں ایک پریس کانفرنس کے دوران ایس ایس پی لسبیلہ نے بتایا کہ تین ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے جبکہ دیگر کی گرفتاری کے لیے کارروائیاں جاری ہیں۔ پولیس ملزمان تک کیسے پہنچی؟ اس سے پہلے ڈکیتی منصوبہ بندی کا جو ملزمان نے گرفتاری سے بچنے کے لیے کی۔ بینک منیجر لئک شیر کی مدعیت میں درج ایف آئی آر کے مطابق چھ ملزمان سیکیورٹی فورسز کی وردی سے مشابہ لباس میں ایک گاڑی پر سوار ہو کر بینک کے مرکزی دروازے سے اندر داخل ہوئے۔ مدعی کے مطابق آپریشن منیجر جہانگیر نے فون پر اطلاع دی کہ ملزمان نے پہنچتے ہی پوچھا کہ منیجر کہاں ہے کیونکہ وہ ایک ٹرانزیکشن کی تفتیش کے لیے آئے ہیں۔ بینک منیجر کے مطابق جب وہ موقع پر پہنچے تو دیکھا کہ مزاحمت کرنے پر ملزمان نے پولیس اہلکار نواز علی اور محمد داؤد کو راکٹل کے بٹ مار کر زخمی کیا اور ان سے ایک جی تھری رائفل بھی چھین لی۔ آپریشن منیجر نے بتایا کہ ملزمان نے مجھ سمیت تمام عملے کو یرغمال بنا لیا تھا۔ ایف آئی آر کے مطابق ملزمان نے بینک میں موجود 20 کروڑ 20 لاکھ روپے چھ بوریوں میں بھرے، انھیں گاڑی کی ڈکی میں رکھا اور بینک عملے کو کیش والٹ میں بند کر کے فرار ہو گئے۔ اُس وقت یار محمد اوتھل میں ایس ایچ او تعینات تھے۔ پی بی سی سے گفتگو میں انھوں نے بتایا کہ صبح تقریباً نو سے ساڑھے نو بجے کے درمیان اطلاع ملی کہ کیپٹل بینک اوتھل میں ڈکیتی ہوئی ہے۔ جب وہ نفری کے ساتھ بینک پہنچے تو ملزمان جا چکے تھے۔ ابتدائی معلومات سے معلوم ہوا کہ ملزمان ایک پرانے ماڈل کی گاڑی میں آرمی ڈی شاہراہ کی طرف گئے ہیں۔ یار محمد کے مطابق بعد میں معلوم ہوا کہ گاڑی بلوچ گوٹھ کی جانب گئی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ گاڑی کا پیچھا کیا گیا؛ جب قریب پہنچے تو ملزمان نے فائرنگ کر دی۔ مجھے دو گولیاں لگیں، ایک ٹانگ میں اور دوسری آنکھ کے قریب۔' یار محمد کے مطابق ان کے زخمی ہونے کے بعد ملزمان پہاڑوں کی طرف فرار ہو گئے اور اپنی گاڑی کو آگ لگا دی۔ ایس ایس پی نجیب اللہ پندرانی بتاتے ہیں کہ اس واقعے میں یار محمد کی ایک آنکھ ضائع ہو گئی۔ ملزمان نے گاڑی کو آگ کیوں لگائی؟ تفتیشی ٹیم سے وابستہ ایک اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ملزمان جانتے تھے کہ گاڑی ان کے سراغ میں پولیس کو مدد دے سکتی ہے۔ اہلکار کے مطابق لشکر پرنٹس اور دیگر فرانزک شواہد گاڑی سے حاصل کیے جا سکتے تھے، جبکہ ملزمان اس گاڑی کو پہاڑی علاقے میں بھی نہیں لے کر جا سکتے تھے۔ 'گاڑی پیچھے چھوڑنے کی صورت یہ لاوارث پولیس کی تحویل میں آ جاتی، اس لیے انھوں نے اسے جلا دیا تاکہ لشکر پرنٹس سمیت تمام شواہد مٹ جائیں۔' اہلکار نے بتایا کہ واردات میں استعمال ہونے والے دو ہتھیار بھی گاڑی کے ساتھ جلا دیے گئے۔ ان کے مطابق ملزمان نے ابتدا ہی سے ایسی منصوبہ بندی کی تھی جس کا مقصد واردات کو عام ڈکیتی سے مختلف بنانا اور پولیس کو گمراہ کرنا تھا۔ ایس ایس پی نجیب اللہ پندرانی کے مطابق ڈکیتی میں ملوث افراد میں پانچ لسبیلہ یونیورسٹی آف میرین سائنسز کے موجودہ اور سابق طالب علم تھے۔